Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ 50

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

14 ربیع الاوّل 1438 ہجری قمری 15 فتح 1395 ہجری شمسی 15 دسمبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 9 دسمبر 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اُس کی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اُس کے دِنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

(۲) نشان: صحیح دارقطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں انّ لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر لاوّل لیلۃٍ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه۔ ترجمہ یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اُس کی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اُس کے دِنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا۔ یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتدائے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا صرف مہدی معہود کے وقت اُس کا ہونا مقدر ہے۔ اب تمام انگریزی اور اُردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اِس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گذر چکا ہے اِسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اِس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دیکر صدہا اشتہار اور رسالے اُردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اِس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اِس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اِس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا۔ اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی۔

اور بڑا افسوس ہے کہ ہمارے مخالف سراسر تعصب سے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اوّل یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ چاند گرہن پہلی رات میں ہوگا اور سُورج گرہن بیچ کے دن میں مگر ایسا نہیں ہوا یعنی اُن کے زعم کے موافق "چاند گرہن شبِ ہلال کو ہونا چاہئے تھا جو قمری مہینہ کی پہلی رات ہے اور سُورج گرہن قمری مہینہ کے پندرھویں دن کو ہونا چاہئے تھا جو مہینہ کا بیچواں دن ہے۔" مگر اس خیال میں سراسر ان لوگوں کی ناسمجھی ہے کیونکہ دنیا جب سے پیدا ہوئی ہے چاند گرہن کے لئے تین راتیں خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے مطابق ہے وہ قمری مہینے کی تیرھویں رات ہے اور سورج کے گرہن کے لئے تین دن خدا کے قانون قدرت میں مقرر ہیں۔ یعنی قمری مہینے کا ستائیسواں اٹھائیسواں اور انتیسواں دن۔ اور سورج کے تین دن گرہن میں سے قمری مہینہ کے رُو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے۔ سو انہیں تاریخوں میں عین حدیث کے منشاء کے موافق سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا۔ یعنی چاند گرہن رمضان کی تیرھویں رات میں ہوا اور سورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا۔

اور عرب کے محاورہ میں پہلی رات کا چاند قمر کبھی نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اُس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سات دن کا ہلال کہلاتا ہے۔ دوسرا یہ اعتراض ہے کہ اگر ہم قبول کرلیں کہ چاند کی پہلی رات سے مُراد تیرھویں رات ہے اور سورج کے بیچ کے دن سے مُراد اٹھائیسواں دن ہے تو اس میں خارق عادت کونسا امر ہوا کیا رمضان کے مہینہ میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن نہیں ہوا تو اِس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مُدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اِسی پر دلالت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مدعی نبوت یا رسالت کے وقت میں یہ دونوں گرہن رمضان میں کبھی کسی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت دے۔ خاص کر یہ امر کس کو معلوم نہیں کہ اسلامی سن یعنی تیرہ سو برس میں کئی لوگوں نے محض افترا کے طور پر مہدی موعود ہونے کا دعویٰ بھی کیا بلکہ لڑائیاں بھی کیں۔ مگر کون ثابت کرسکتا ہے کہ اُن کے وقت میں چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں دونوں جمع ہوئے تھے۔ اور جب تک یہ ثبوت پیش نہ کیا جائے تب تک بلاشبہ یہ واقعہ خارق عادت ہے کیونکہ خارق عادت اسی کو تو کہتے ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے اور صرف حدیث ہی نہیں بلکہ قرآن شریف نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دیکھو آیت وَخَسَفَ الۡقَمَرُ - وَجُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ[1]

[1] خدا تعالیٰ نے مختصر لفظوں میں فرمادیا کہ آخری زمانہ کی نشانی یہ ہے کہ ایک ہی مہینہ میں شمس اور قمر کے کسوف خسوف کا اجتماع ہوگا اور اسی آیت کے اگلے حصہ میں فرمایا کہ اس وقت مکذب کو فرار کی جگہ نہیں رہے گی جس سے ظاہر ہے کہ وہ کسوف خسوف مہدی معہود کے زمانہ میں ہوگا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ وہ کسوف خسوف خدا کی پیشگوئی کے مطابق واقع ہوگا اس لئے مکذبوں پر حجت پوری ہو جائے گی۔ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 202 تا 204)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلافت کی قدر کریں اور خلیفہ وقت سے گہرا اور مضبوط دلی تعلق قائم کریں

میں اپنے خطبات میں بار بار توجہ دلا چکا ہوں کہ ایم ٹی اے سنیں خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سننے کی تلقین کریں کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی کے لیے دیں میرے خطبات سنیں یہ آپ کی روحانی ترقی کا موجب ہوگا

آپس میں پیار و محبت کی فضا قائم کریں، ایک جسم کی طرح ہو جائیں، بدظنیوں کو دور کریں، بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ ڈنمارک منعقدہ 4 تا 5 رجون 2016

جماعت احمدیہ ڈنمارک کا جلسہ سالانہ مورخہ 4،5 جون 2016 بروز ہفتہ و اتوار Brndby Strand کے ایک اسکول میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد آپ نے رمضان کی فضیلت و برکات کے موضوع پر تقریر کی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ پہلے دن کے دوسرے اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید فاروق شاہ صاحب، مکرم فلاح الدین ملک صاحب اور مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب نے تقاریر کیں۔ اس اجلاس کے دوران لجنہ اماء اللہ ڈنمارک نے اپنا الگ پروگرام منعقد کیا۔ دوسرے دن مورخہ 5 جون کو بھی دو اجلاسات ہوئے۔ پہلے اجلاس میں مکرم رانا عبد الرؤف خان صاحب، مکرم خاور احمد صاحب اور مکرم محمد اکرم محمود صاحب نے تقاریر کیں۔ اختتامی اجلاس مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مبلغ انچارج ڈنمارک کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم اکرم محمود صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ہیومینٹی فرسٹ کی رپورٹ کارگزاری پیش کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ اس جلسہ کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اپنا پیغام بھی بھجوایا تھا جو قارئین بدر کے استفادہ کے لئے الفضل انٹرنیشنل 22 جولائی 2016 کے شکریہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو الناصر

پیارے احباب جماعت احمدیہ ڈنمارک!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت احمدیہ ڈنمارک کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور شاملین جلسہ کو اس کی برکات سے پوری طرح فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔ اس جلسہ پر میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ میں نے اپنے حالیہ دورہ کے دوران آپ کو جو ہدایات دی ہیں ان پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے اخلاق اور عادات میں پاک تبدیلی پیدا کریں۔ آپس میں پیار و محبت کی فضا قائم کریں اور ایک جسم کی طرح ہو جائیں۔ بدظنیوں کو دور کریں۔ بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بناوے اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ اور اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لیے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو میں نے پیش کی ہے...... چاہیے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق، عادات، استقامت، پابندی احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر تم عمدہ نہیں تو تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو۔“ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 264-265)

پس ان تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور جماعت کے وقار کو قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اپنے نیک عمل سے اسلام احمدیت کی تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ پھر میں اپنے خطبات میں بار بار توجہ دلا چکا ہوں کہ ایم ٹی اے سنیں۔ خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سننے کی تلقین کریں۔ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی کے لیے دیں۔ میرے خطبات سنیں یہ آپ کی روحانی ترقی کا موجب ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے خلافت احمدیہ کے ذریعہ آپ کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس کی قدر کریں اور خلیفہ وقت سے گہرا اور مضبوط دلی تعلق قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھائے۔ آپ کو اپنی زندگیاں قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

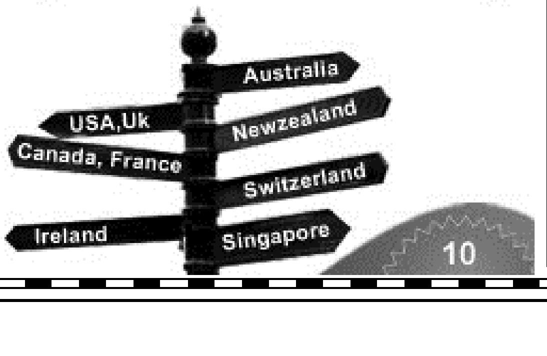

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

ہمارا کام صرف علمی طور پر دوسروں کو متاثر کرنا نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہمیں قرآنی احکامات کی عملی مثالیں اپنے عمل سے دکھانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس کوئی حکومت نہیں ہے جہاں ہم حکومتی سطح پر ان احکامات کے نمونے قائم کر کے دکھا سکیں۔ جب وہ وقت انشاء اللہ آئے گا تو اعلیٰ سطح پر بھی یہ نمونے ہمیں دکھانے ہوں گے لیکن اس وقت جماعتی اور معاشرتی سطح پر یہ نمونے ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے

ہر احمدی کو اور خاص طور پر یہاں مَیں کہوں گا عہدیداروں کو یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ کس حد تک اپنی امانتوں کے حق ادا کرتے ہوئے انصاف اور عدل کے اس معیار پر قائم ہیں کہ ان کا ہر فیصلہ جو ہے وہ انصاف کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ بعض عہدیداروں یا ان لوگوں کے بارے میں جن کے پاس باقاعدہ عہدہ تو نہیں لیکن بعض خدمات سپرد کی گئی ہیں لوگوں کو شکایت ہے کہ وہ انصاف سے کام نہیں لیتے

جنرل سیکرٹری اور اس کے دفتر میں کام کرنے والے ہر کارکن کا کام ہے کہ ہر آنے والے کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آئے۔ یہ نہیں کہ جو پسندیدہ لوگ ہیں اور دوست ہیں ان کے لئے اور رویّے ہوں اور جو ناواقف ہیں یا جن کے ساتھ تعلقات اچھے نہیں ہیں ان کے ساتھ منفی رویّے ہوں۔ اور باقی شعبوں کے افسران کو جن جن کی بھی پبلک ڈیلنگ (Public Dealing) ہے اس بات کی نگرانی کرنی چاہئے کہ ان کے ساتھ کام کرنے والا ہر کارکن اور مددگار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنا کام کر رہا ہے یا نہیں

صرف یہ نہ سمجھیں کہ مرکزی عہدیدار ہی مخاطب ہیں بلکہ صدران اور ان کی عاملہ کے ممبران بھی شامل ہیں جن کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا وہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہے ہیں

جہاں غلطیاں ہوتی ہیں وہاں غلطیوں کو چھپانے کے لئے عذر لنگ تلاش کرنے کی بجائے غلط قسم کے عذر تلاش کرنے کی بجائے استغفار کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے

ہمارا ہر عہدیدار خاص طور پر اور ہر احمدی عموماً دنیا کے سامنے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے

جہاں دنیا میں فتنے فساد اور افراتفری اور حقوق غصب کرنے کے نمونے نظر آتے ہیں وہاں جماعت میں انصاف اور حقوق کی ادائیگی کے نمونے نظر آنے چاہئیں

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے عہد بیعت میں تمام قسم کی برائیوں سے بچنے کا عہد کیا ہے اور عہد پر توجہ نہ دینا اور جان بوجھ کر اس پر عمل نہ کرنا خیانت ہے

اس وقت دنیا میں صرف اور صرف ایک جماعت ہے جو جماعت احمدیہ مسلمہ کہلاتی ہے
اور یہی ایک جماعت ہے جو دنیا میں ایک نام سے پہچانی جاتی ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی بین الاقوامی جماعت نہیں جو تمام دنیا میں ایک نام سے جانی جاتی ہو۔ پس اس کے ساتھ جڑ کے رہنا اور نظام جماعت کا حصہ بننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حقیقی مسلمان بناتا ہے اس خوش قسمتی پر ہر احمدی جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے اور حقیقی شکر گزاری یہی ہے کہ نظام جماعت کی مکمل اطاعت، خلافت کی اطاعت ہو

مکرم عدنان محمد کُرْدِیَّۃ صاحب آف سیریا کی شہادت۔ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد چیمہ صاحب درویش قادیان اور مکرم رانا مبارک احمد صاحب آف لاہور حال لندن کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 نومبر 2016ء بمطابق 25 نبوت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ (النساء:136)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

ہم دنیا کو کہتے ہیں کہ دنیا کے مسائل کا حل اسلامی تعلیم میں ہے اس کے لئے ہم قرآنی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ میرے کینیڈا کے دورے کے دوران ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آجکل کے مسائل کا تم کیا حل پیش کرتے ہو؟ مَیں نے اسے کہا کہ تم دنیا والے اور دنیا کی بڑی طاقتیں اپنے زعم میں مسائل حل کرنے اور دنیا میں امن قائم کرنے اور شدت پسندی کو روکنے کے لئے اپنی تمام کوششیں کر بیٹھے ہو لیکن مسائل وہیں کے وہیں ہیں۔ ایک جگہ کچھ کمی ہوتی ہے تو دوسری جگہ شعلہ بھڑک اٹھتا ہے۔ وہاں سے قابو پانے کی کوشش کرتے ہو تو پہلی جگہ فساد برپا ہو جاتا ہے۔ تمام دنیاوی کوششیں تو ان فسادات کو ختم کرنے کے لئے بروئے کار لائی جا چکی ہیں، استعمال ہو چکی ہیں، صرف ایک کوشش ابھی نہیں ہوئی اور وہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس کا حل ہے۔ اس پہ وہ خاموش تو ہو

جاتے ہیں لیکن ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ بدقسمتی سے مسلمان ممالک نے بھی اسلام کا نعرہ تو لگایا ہے لیکن جو خدا تعالیٰ نے تعلیم دی ہے اور جو اسلام چاہتا ہے اور جس کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اس پر عمل نہیں کیا، نہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں سب سے زیادہ اس وقت دنیا میں فساد کی لپیٹ میں مسلمان ممالک ہی ہیں۔ اس سے زیادہ بڑا المیہ اَور کیا ہوسکتا ہے۔

اس وقت تک تو کسی صحافی نے مجھے براہ راست یہ نہیں کہا کہ ان احکامات کی اگر کوئی عملی حقیقت ہے تو پہلے مسلمان ممالک اپنی اصلاح کریں۔ لیکن ان کے ذہنوں میں یہ سوال اٹھ سکتے ہیں اور اٹھتے ہوں گے اس لئے مَیں عموماً غیروں کے سامنے اپنی جو تقریریں ہوتی ہیں ان میں پہلے مسلمانوں کی حالت کا ذکر کرکے پھر ان طاقتوں کو ان کا اپنا چہرہ دکھاتا ہوں اور صحافیوں کے سامنے اور مختلف انٹرویوز میں یہ بتاتا ہوں کہ مسلمانوں کا اس پر عمل نہ کرنا بھی اسلام کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرما دیا تھا کہ مسلمانوں کی یہ حالت ہوجائے گی کہ وہ اسلامی تعلیم کی حقیقت بھلا دیں گے اور اپنی نفسانی خواہشات اور اپنے ذاتی مفادات ان کی ترجیح بن جائیں گے۔

(ماخوذ از الجامع لشعب الایمان جلد 3 صفحہ 318-317 حدیث 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد بیروت 2004ء)

جب ایسی صورت ہوگی تو اُس وقت آپ کے غلام صادق کا ظہور ہوگا جس کا ذکر قرآن میں بھی ہے اور جس کے ظہور کے زمانے کی نشانیاں قرآن کریم نے بھی بیان فرمائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑے واضح طور پر کھول کر بیان فرمائیں۔ اس لئے ایک احمدی مسلمان کے لئے ان حالات میں پریشان ہونے کی بجائے ایک لحاظ سے خوشی کا مقام ہے، یہ تسلی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی جو حالت بیان کی تھی اور خاص طور پر علماء کی حالت کی پیشگوئی فرمائی تھی وہ پوری ہوئی اور ہم اس کے گواہ بنے اور یہ بات تو اب غیر احمدی مسلمان بھی کہنے لگ گئے ہیں اور خاص طور پر اپنے علماء کے بارے میں بھی آوازیں اٹھانے لگ گئے ہیں گو دبی دبی زبان میں ہی یہ آوازیں اٹھ رہی ہوں۔ لیکن ہم احمدی مسلمان اس لحاظ سے بھی خوش ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے دوسرے حصہ کو بھی پورا کرنے والوں میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے والوں میں بھی شامل ہیں جس کے ذریعہ سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور شروع ہوا ہے۔ لیکن کیا اتنی بات ہمیں ہمارا مقصد حاصل کرنے والا بنا دے گی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہ آیت میں اپنی بہت سی تقریروں میں، خطابات میں بیان کر چکا ہوں جو غیروں کے سامنے کرتا ہوں اور انہیں بتاتا ہوں کہ اسلام جب انصاف اور عدل قائم کرنے کا کہتا ہے تو اس کے لئے جو معیار قائم کرتا ہے وہ اس آیت میں درج ہیں۔ اور اکثر لوگ اس سے بڑے متاثر ہوتے ہیں، اپنے تبصروں میں اس کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا کام صرف علمی طور پر دوسروں کو متاثر کرنا نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہمیں قرآنی احکامات کی عملی مثالیں اپنے عمل سے دکھانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس کوئی حکومت نہیں ہے جہاں ہم حکومتی سطح پر ان احکامات کے نمونے قائم کر کے دکھا سکیں۔ جب وہ وقت انشاء اللہ آئے گا تو اعلیٰ سطح پر بھی یہ نمونے ہمیں دکھانے ہوں گے لیکن اس وقت جماعتی اور معاشرتی سطح پر یہ نمونے ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

دنیا ہم سے پوچھ سکتی ہے کہ ٹھیک ہے تمہارے پاس حکومتی اختیارات تو نہیں ہیں لیکن تمہارا ایک جماعتی نظام ہے۔ تم ایک جماعت ہو۔ تم ایک ہاتھ پر اٹھنے اور بیٹھنے کا دعویٰ کرتے ہو۔ تمہارا ایک دوسرے سے معاشی اور معاشرتی معاملات میں واسطہ پڑتا ہے کیا تم انصاف اور ایمانداری کے اس معیار پر اپنے معاملات طے کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک جگہ شروع میں ''قسط'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور دوسری جگہ ''عدل'' کا جس کے معنی ہیں برابری، مکمل انصاف اور اعلیٰ اخلاقی معیار، کسی بھی قسم کی طرفداری سے مکمل طور پر پاک ہونا اور بغیر کسی جھکاؤ اور اثر کے کام کرنا۔ اب ہم میں سے ہر ایک کو یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنے معاملات طے کرتے ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کے لئے اپنے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کے لئے اپنے والدین کے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کے لئے اپنے قریبی رشتہ داروں کے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں؟ یہاں قریبی رشتہ داروں سے مراد سب سے پہلے تو بچے ہیں۔ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کے لئے اپنی خواہشات کو دبانے کا حوصلہ رکھتے ہیں اور عملاً ثابت کرکے اس کو دکھا بھی سکتے ہیں؟ یہ سب ایسی باتیں ہیں جو معمولی چیز نہیں۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے یہ نمونے قائم کرکے ہمیں دکھائے۔ چنانچہ ایک واقعہ آتا ہے۔ آپ کے والد قادیان کے اس علاقے کے رئیس تھے۔ زمیندارہ تھا۔ ایک موقع پر جب وہاں مزارعوں کے ساتھ ایک خاندانی مقدمہ چل پڑا تو اس مقدمے میں مزارعوں کے حق میں سچائی بیان کرکے آپ نے اپنے خاندان کے مالی نقصان کی کوئی پرواہ نہیں کی بلکہ ان غریب مزارعوں نے باوجود یہ علم ہونے کے کہ آپ مالک ہیں، اس میں حصہ دار ہیں عدالت میں آپ کی گواہی پر فیصلہ کرنے کا کہا۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ ہمیشہ حق اور انصاف پر قائم ہوتے ہوئے گواہی دیں گے۔ چنانچہ آپ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 17 صفحہ 543-542)

پس آپ یہ معیار اپنے ماننے والوں میں بھی قائم فرمانا چاہتے ہیں اس لئے کہ آپ وہ جماعت بنانا چاہتے ہیں اور پیدا فرمانا چاہتے ہیں جو قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والی ہو، جس کے نیکیوں کے معیار بلند ہوں۔ اس لئے آپ نے عہد بیعت میں قرآن کریم کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرنے کا عہد ہم سے لیا ہے۔

قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۚ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدہ:9) یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جواں مردوں کا کام ہے۔'' فرماتے ہیں کہ ''اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش بھی آتے ہیں مگر ان کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردہ میں دھوکہ دے کر اس کے حقوق دبا لیتا ہے۔''

(نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 410-409)

آپ علیہ السلام اپنی جماعت کے افراد سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کے معیار بہت بلند ہوں اور وہ عمل ہوں جو قرآنی تعلیم کے مطابق ہوں۔ حقوق غصب کرنے والوں اور ناانصافی کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔ اگر فیصلے کرنے کا اختیار ملے تو ہر رشتہ سے بالا ہو کر فیصلہ ہو، چاہے اس فیصلہ سے اپنے آپ کو نقصان پہنچ رہا ہو یا اپنے والدین کو نقصان پہنچ رہا ہو یا قریبی رشتہ داروں، اپنے بچوں کو نقصان پہنچ رہا ہو۔ لیکن انصاف کے اعلیٰ معیار بہرحال قائم ہونے چاہئیں۔ پس یہ نمونے جب ہم آپس میں قائم کریں گے تو دنیا کو بھی کہہ سکیں گے کہ آج ہم ہیں جو اپنے اندر یہ تبدیلی لاکر اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرکے دشمن سے بھی انصاف کا حوصلہ رکھتے ہیں اور کرتے ہیں۔ سچی گواہی دیتے ہیں چاہے اپنے خلاف ہو۔ اپنے والدین کے خلاف ہو یا اپنے بچوں اور دوسرے قریبیوں کے خلاف دینی پڑے۔ یہ نمونے ہم اس لئے قائم کر رہے ہیں کہ آئندہ دنیا کی رہنمائی ہم نے کرنی ہے۔ اگر یہ نمونے نہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دور جا کر اپنے عہدوں سے خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔

پس ہر احمدی کو اور خاص طور پر یہاں مَیں کہوں گا عہدیداروں کو یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ کس حد تک اپنی امانتوں کے حق ادا کرتے ہوئے انصاف اور عدل کے اس معیار پر قائم ہیں کہ ان کا ہر فیصلہ جو ہے وہ انصاف کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔

مَیں کینیڈا آگیا ہوں تو وہاں بھی بعض عہدیداروں یا ان لوگوں کے بارے میں جن کے پاس باقاعدہ عہدہ تو نہیں لیکن بعض خدمات سپرد کی گئی ہیں لوگوں کو شکایت ہے کہ وہ انصاف سے کام نہیں لیتے۔ بعض اپنے قریبیوں کے حق میں فیصلہ کا رجحان رکھتے ہیں یا فیصلے کرتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ کسی نہ کسی کے حق میں فیصلہ ہونا ہوتا ہے اور دوسرے فریق کے خلاف فیصلہ ہونا ہے لیکن دونوں فریقین کو یہ تسلی ہونی چاہئے کہ ہماری بات سنی گئی ہے اور سننے کے بعد فیصلہ کرنے والے نے اپنی عقل کے مطابق نتیجہ اخذ کیا ہے۔ جن معاملات میں پبلک ڈیلنگ (Public Dealing) ہوتی ہے ان میں ایک تو قضاء کا شعبہ ہے جو لوگوں کے آپس کے اختلافات میں فیصلہ کرتا ہے۔ پھر امور عامہ کا شعبہ ہے اس کا بھی کچھ نہ کچھ تعلق ہے۔ پھر تربیت کا شعبہ ہے اور اصلاحی کمیٹی کا بھی کام ہے۔ پھر بعض معاملات میں تحقیق کے لئے کمیشن بنائے جاتے ہیں ان کا بھی بعض دفعہ یہ کام ہوجاتا ہے اور کمیشن بھی فریقین کی باتیں سنتا ہے۔ پس ہر شعبہ کا کام ہے کہ فیصلہ کرتے وقت اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ غور اور تدبر اور ہر چیز کی باریکی کو سامنے رکھتے ہوئے اور اس باریکی کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کرے۔ دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ صحیح

کلامُ الامام

''زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

کلامُ الامام

''تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

فیصلہ کی توفیق دے۔کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے دعا ضرور کرنی چاہئے۔بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم فیصلہ کرنے سے پہلے جب تک کچھ نفل نہ پڑھ لیں فیصلہ نہیں کرتے۔لیکن ایسے بھی ہیں جو بعض دفعہ لاپرواہی سے فیصلے کر جاتے ہیں یا کسی ذاتی رجحان کی وجہ سے فیصلے کر جاتے ہیں۔

اسی طرح لوگوں سے معاملات اور ڈیلنگ (Dealing) میں جنرل سیکرٹری کا شعبہ ہے۔جنرل سیکرٹری اور اس کے دفتر میں کام کرنے والے ہر کارکن کا کام ہے کہ ہر آنے والے کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آئے۔یہ نہیں کہ جو پسندیدہ لوگ ہیں اور دوست ہیں ان کے لئے اور رویّے ہوں اور جو ناواقف ہیں یا جن کے ساتھ تعلقات اچھے نہیں ہیں ان کے ساتھ منفی رویّے ہوں۔اور باقی شعبوں کے افسران کو جن جن کی بھی پبلک ڈیلنگ (Public Dealing) ہے اس بات کی نگرانی کرنی چاہئے کہ ان کے ساتھ کام کرنے والا ہر کارکن اور مددگار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنا کام کر رہا ہے یا نہیں۔یہ امانتیں ہیں جو کام کرنے والوں کے سپرد کی گئی ہیں اور کوئی خدمت کسی کے بھی سپرد کرتے وقت اس سے چاہے یہ عہد لیا جائے یا نہ کہ مَیں اپنے کام اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے سرانجام دوں گا اس کا کسی بھی خدمت کو قبول کرنا ہی یہ عہد بن جاتا ہے کہ میں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کام کروں گا۔(اور) یہ ایک ایسی امانت ہے جس کی ذمہ داری قبول کرنا خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر ہونا چاہئے۔ویسے تو ہر مومن اس بات کا پابند ہے کہ وہ اپنی امانت اور عہد کی حفاظت کرے اور اس کا حق ادا کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بھی فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ (المومنون:9) کہ مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں لیکن جو خالصۃً لِلّٰہ کام کرنے والے ہیں یا کرتے ہیں یا یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ کام کر رہے ہیں۔جن کے سپرد خاص طور پر ذمہ داریاں کی گئی ہیں انہیں ایک عام مومن سے بھی بڑھ کر کس قدر محتاط ہونا چاہئے۔

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ صرف یہ نہ سمجھیں کہ مرکزی عہدیدار ہی مخاطب ہیں بلکہ صدران اور ان کی عاملہ کے ممبران بھی شامل ہیں جن کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا وہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہے ہیں؟ اور یہ صرف کینیڈا کی بات نہیں ہے، جرمنی سے بھی اور یہاں بھی اور دوسرے بعض ممالک میں بھی یہی شکایتیں ہیں۔پس ہر جگہ اپنے رویّوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے ورنہ انصاف کے تقاضے پورے نہ کر کے نہ صرف امانت اور عہدوں کا خیال نہیں رکھ رہے بلکہ خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔خدمت کر کے ثواب لینے کی بجائے ناانصافیاں کر کے یا متکبرانہ رویّے دکھا کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والے بن جاتے ہیں۔پس جہاں غلطیاں ہوتی ہیں وہاں غلطیوں کو چھپانے کے لئے عذر لنگ تلاش کرنے کی بجائے، غلط قسم کے عذر تلاش کرنے کی بجائے استغفار کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔پس ہمارے عہدیداروں کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہے ہیں؟ اپنے کام سے بھی انصاف کر رہے ہیں اور جن سے واسطہ پڑ رہا ہے ان سے بھی انصاف کر رہے ہیں؟ صرف صدر ہونا یا سیکرٹری ہونا یا امیر ہونا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔یہ عہدے نہ کسی کی بخشش کے سامان کرنے والے ہیں، نہ ہی اللہ تعالیٰ پر اور اس کی جماعت پر کوئی احسان ہے۔اگر یہ اپنی امانتوں اور عہدوں کے اس طرح حق ادا نہیں کر رہے جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور خالص ہو کر ادا نہیں کر رہے تو کوئی فائدہ نہیں۔پس ہر فیصلہ میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کریں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر ایک عہدیدار کو کام کرنا چاہئے۔اگر کوئی معاملہ سامنے آئے جس کے بارے میں پہلے غلط فیصلہ ہو چکا ہے تو جیسا کہ میں نے کہا اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے ان فیصلوں کو درست کریں۔اپنے اخلاق کو بھی درست کریں اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو بھی یاد رکھیں کہ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرہ:84)۔کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور ملاطفت سے بات کرو، اعلیٰ اخلاق سے بات کرو۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا کے ہر ملک میں عہدیداروں کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔اگر کینیڈا کی مثال مَیں نے دی ہے یا اس سے خیال آیا تو اس لئے کہ وہاں لوگوں میں، غیروں میں جماعت زیادہ جانی جاتی ہے اور اب میرے دورے کے بعد مزید تعارف بڑھا ہے اور ہم لوگوں کی نظر میں، غیروں کی نظر میں زیادہ ہیں۔پس اس لحاظ سے ہمیں ہر معاملے میں اپنے نمونے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ہمارا ہر عہدیدار خاص طور پر اور ہر احمدی عموماً دنیا کے سامنے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے۔جہاں دنیا میں فتنے فساد اور افراتفری اور حقوق غصب کرنے کے نمونے نظر آتے ہیں وہاں جماعت میں انصاف اور حقوق کی ادائیگی کے نمونے نظر آنے چاہئیں۔اس تعارف سے دنیا والے دیکھیں گے کہ جماعت کس طرح کی ہے۔ہر فرد جو ہے وہ ایک نمونہ ہے۔

پس ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ذمہ داری صرف عہدیداروں کی ہی نہیں ہے، ہر احمدی بھی ذمہ دار ہے۔اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپس کے تعلقات میں مثالی نمونے قائم کریں۔انصاف کے تقاضے پورے کریں۔اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیار تک پہنچائیں۔ایک دوسرے سے معاملات میں کسی بھی قسم کی طرفداری سے اپنے آپ کو مکمل طور پر پاک کریں۔کسی بھی طرف ان کا جھکاؤ نہ ہو۔احمدی کی گواہی اور بیان اپنے انصاف اور سچائی کے لحاظ سے ایک مثال بن جائے اور دنیا یہ کہے کہ اگر احمدی نے گواہی دی ہے تو پھر اسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ گواہی انصاف کے اعلیٰ معیار پر پہنچی ہوئی ہے۔اگر ہم یہ کر لیں تو ہم اپنی تقریروں میں، اپنی باتوں میں، اپنی تبلیغ میں سچے ہیں ورنہ پھر جیسے دوسرے ویسے ہی ہم۔

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے عہد بیعت میں تمام قسم کی برائیوں سے بچنے کا عہد کیا ہے اور عہد پر توجہ نہ دینا اور جان بوجھ کر اس پر عمل نہ کرنا خیانت ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حقیقی مؤمن کی نشانی بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر نیز صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 320 مسند ابی ہریرہؓ حدیث 8577 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پھر ایک حدیث میں آپ نے فرمایا جو عہدیداروں کو بھی سامنے رکھنی چاہئے اور ہر احمدی کو بھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین امور کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کر سکتا اور وہ تین باتیں یہ ہیں۔خدا تعالیٰ کے لئے کام میں خلوص نیت۔دوسرے ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی۔ اور تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر رہنا۔ (سنن الترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع حدیث 2658)

پس جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی ذمہ داریوں کو ادا کرنا اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا کرنا اور خلوص نیت سے ادا کرنا یہی اللہ تعالیٰ کی امانت کا حق ادا کرنا ہے۔اسی طرح ہر شخص کے لئے دوسرے کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔جب ہم میں سے ہر ایک انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والا بن جائے گا تو حقوق کے حصول کی دوڑ خود بخود ختم ہو جائے گی۔یہ نہیں ہوگا کہ میرا حق دو بلکہ حق ادا کرنے والے ہوں گے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حقیقی مسلمان کی نشانی بتائی ہے۔اور پھر ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت مسلمین سے چمٹے رہنا جو ہے یہی حقیقی مسلمان بناتا ہے۔

اس وقت دنیا میں صرف اور صرف ایک جماعت ہے جو جماعت احمدیہ مسلمہ کہلاتی ہے اور یہی ایک جماعت ہے جو دنیا میں ایک نام سے پہچانی جاتی ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی بین الاقوامی جماعت نہیں جو تمام دنیا میں ایک نام سے جانی جاتی ہو۔پس اس کے ساتھ جڑ کے رہنا اور نظام جماعت کا حصہ بننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حقیقی مسلمان بناتا ہے۔اس خوش قسمتی پر ہر احمدی جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے اور حقیقی شکر گزاری یہی ہے کہ نظام جماعت کی مکمل اطاعت، خلافت کی اطاعت ہو۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس شکر گزاری کی توفیق عطا فرمائے۔ہر احمدی کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے والے بنیں۔اگر کبھی کسی بھی قسم کی گواہیوں کی ضرورت پڑے تو اس میں خیانت کے مرتکب نہ ہوں۔جماعت کا ہر عہدیدار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے۔اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کو پورا کرنے والا اور ادا کرنے والا ہو۔اپنی تمام ذمہ داریوں کو انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ادا کرنے والا ہو۔یہ خوبصورت تعلیم ہماری نسلوں میں بھی جاری رہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش بھی کرنی چاہئے تا کہ جب وقت آئے تو ہم دنیا میں حقیقی انصاف قائم کر کے دکھانے والے ہوں۔وہ انصاف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور جس کے نمونے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے اس زمانے میں بھی قائم فرمائے اور جس کی توقع آپ نے اپنے ماننے والوں سے بھی رکھی۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

نماز کے بعد میں کچھ جنازے غائب پڑھاؤں گا۔پہلا جنازہ مکرم عدنان محمد کُرْدِیَّہ صاحب کا ہے جو حلب سیریا کے رہنے والے تھے۔جنہیں 2013ء میں سیریا کی ایک دہشت گرد تنظیم نے اغوا کیا تھا اس کے بعد شہید کیا۔عدنان صاحب کی پیدائش 1971ء میں سیریا کے شہر حلب میں ہوئی۔2003ء میں انہوں نے خاتون تُمَاضُرْ صاحبہ سے شادی کی۔عدنان صاحب کے سسر یاسین شریف صاحب 2007ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔پھر ان کی تبلیغ سے ان کے بچوں کے علاوہ ان کی بیٹی تَمَاضُرْ بھی احمدیت کی صداقت کی قائل ہوئیں اور عدنان صاحب کے گھر میں احمدیت کے بارے میں باتیں ہونے لگیں۔لیکن عدنان شہید

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ہنگل باغبانہ، قادیان

صاحب پڑھے لکھے نہ تھے۔ اکثر مولویوں کے پیچھے چلتے تھے۔ جب ان کی بیوی نے 2010ء میں بیعت کر لی تو مولویوں کے اکسانے پر انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تُو گھر میں ایم ٹی اے دیکھے گی یا احمدیت کے بارے میں بات کرے گی تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ ان کے سسر یاسین شریف صاحب انہیں قرآن و سنت کے حوالے سے سمجھاتے تھے تو خاموش ہو جاتے۔ جب مولویوں کے پاس جاتے تو پھر ساری باتیں بھول جاتے۔ شہید کے سسر کہتے ہیں کہ 2011ء کی بات ہے کہ میں ان کے گھر میں ان کی بیوی یعنی اپنی بیٹی کے ساتھ مل کر قرآن پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں عدنان بھی کام سے واپس آ گیا اور ہمیں قرآن پڑھتا دیکھ کر کہنے لگا کہ پڑھتے رہیں کیونکہ میں آپ کی تفسیر سننا چاہتا ہوں۔ ہم اس وقت سورۃ بنی اسرائیل کی یہ آیت پڑھ رہے تھے کہ اِذۡ یَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا (بنی اسرائیل:48) یعنی جب ظالم لوگ کہتے ہیں تم ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جو سحر زدہ ہے۔ ان کے سسر کہتے ہیں میں نے عدنان سے کہا کہ قرآن کہتا ہے وہ لوگ ظالم ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ سحر زدہ تھے۔ مگر بعض مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا تھا جبکہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ یہ بات قطعاً غلط ہے اور ایسی کسی روایت کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ عدنان نے یہ بات سنتے ہی حسب عادت فوراً فون اٹھایا اور اپنے مولوی سے پوچھا کہ کیا واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ہاں ہوا تھا اور اس کا ذکر بخاری میں ہے۔ عدنان صاحب نے مولوی کو کہا کہ میں ایک عام سا اور گناہگار سا آدمی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ میرے بعض قریبی اشخاص نے مجھ پر جادو کرنے کی کوشش کی لیکن مجھ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے مقرب ترین اور محبوب ترین رسول تھے پھر میں یہ کیسے مان لوں کہ بعض لوگ ان پر جادو کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ کہہ کر انہوں نے فون بند کر دیا اور ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ اس واقعہ کے کچھ دن بعد عدنان سوچ بچار کرتے رہے۔ پھر ایک روز مجھے کہنے لگے کہ میری خواہش تھی کہ میری بیوی اچھے اخلاق اور اعمال کی مالک ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب سے تم نے احمدیت قبول کی ہے تمہارے اندر بہت نیک تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ نیز بچوں اور میرے رشتہ داروں کے ساتھ بہتر اخلاق سے پیش آنے لگی ہو۔ یہ تاثیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے میں بھی اس مبارک جماعت میں شامل ہوتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ شہید کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ ایک شدّت پسند تنظیم کے بعض ارکان جو جماعت کے خلاف نہایت اہانت آمیز باتیں کیا کرتے تھے۔ مجھے ان کی باتیں سن کر بہت دکھ ہوتا۔ جب میں اس کے بارے میں عدنان کو بتاتی تو وہ کہتا کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو اور کبھی ان سے بحث نہ کرنا۔ ہمارا کام صرف ان کے لئے دعا کرنا ہے۔ پھر 20رجون 2013ء کو اس تنظیم کے بعض ارکان نے عدنان کو اغوا کر لیا اور تقریباً دو ماہ کے بعد انہیں گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 42، 43 سال تھی۔ کہتی ہیں گو مجھے ان کی شہادت کے بارہ میں خوابیں تو آ رہی تھیں لیکن ایسی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی۔ ایک روز ہمارے علاقے کے مخالفین میں سے ایک شخص نے مجھے کہا کہ کیا تم ابھی تک اپنے خاوند کا انتظار کر رہی ہو۔ وہ نہیں آئے گا کیونکہ اسے قتل کر دیا گیا ہے۔ ہم نے اسے بہتیرا سمجھایا تھا کہ احمدیت چھوڑ دو لیکن وہ یہی کہتا تھا کہ میں احمدیت نہیں چھوڑوں گا خواہ میری گردن کٹ جائے۔ اس لئے وہ شہادت تو بڑی پرانی ہو گئی ہے لیکن پتا کیونکہ ان کو اب چلا ہے اس لئے جنازہ اب ادا کیا جا رہا ہے۔

شہید کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ شہید نیک، صالح اور نمازوں کے پابند تھے۔ ہمیشہ باوضو رہنے کی کوشش کرتے۔ ایک ہمدرد اور محبت کرنے والے شوہر اور شفیق باپ تھے۔ بچوں کی دینی تربیت کی ہمیشہ ان کو فکر رہتی۔ ہر ایک کی مدد و خدمت کرنے والے اور صلہ رحمی کرنے کے جذبہ سے مالا مال تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور سب سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ ان کے سسر کہتے ہیں کہ قبول احمدیت کے بعد اس میں ایک عجیب اخلاص پیدا ہو گیا اور انہوں نے اپنی ویگن احمدیوں کے لئے وقف کر دی۔ جمعہ کے روز احمدیوں کو مختلف مقامات سے نماز سینٹر میں لاتے پھر واپس بھی چھوڑتے۔ اسی طرح مستورات کو بھی اجلاس کے لئے صدر لجنہ کے گھر تک لانے اور واپس چھوڑنے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے۔ احمدی احباب انہیں کرایہ دینے کی کوشش کرتے تو وہ لینے سے انکار کر دیتے۔ اور اگر کوئی بہت اصرار کرتا تو تیل کا خرچ لے لیتے۔ چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ ان چندوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے کام میں بہت برکت ڈالی ہے اور اس کی مثال وہ دیتے ہیں کہ انہوں نے کسی کے ساتھ مل کر ایک ویگن خریدی تھی جو وہ چلایا کرتے تھے اور اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ انہوں نے پارٹنرشپ سے علیحدہ ہو کے وہ ساری ویگن خود ہی خرید لی۔ ان کی ایک اور رشتہ دار ہیں وہ کہتی ہیں کہ صلہ رحمی کا وصف ان میں بہت نمایاں تھا۔ کہتی ہیں جب فسادات بڑھے، جنگ کی صورتحال پیدا ہوئی، ہمارے علاقے میں حالات بہت خراب ہوئے تو روٹی نایاب ہو گئی اور اگر کہیں ملتی تھی تو بہت مہنگی ملتی تھی۔ ایسے حالات میں عدنان شہید تمام رشتہ داروں کی خدمت پر مامور تھے۔ وہ دور دراز کے علاقوں سے روٹی لا کر ہمیں دیا کرتے تھے۔

شہید نے اپنے پیچھے بیوی اور پانچ بچے چھوڑے ہیں۔ دو بیٹیاں ان کی پہلی مرحومہ بیوی سے تھیں جبکہ دو بیٹے اور ایک بیٹی دوسری بیوی سے ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہ سب لوگ کینیڈا پہنچ چکے ہیں۔

دوسرا جنازہ ہے مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان کا جو 7رنومبر 2016ء کو 93 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 1923ء میں پاکستان میں پیدا ہوئیں۔ (اس وقت پاکستان تو نہیں تھا۔ علاقہ پاکستان کا تھا۔ ہندوستان میں پیدا ہوئیں۔) 1944ء میں محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ کے ساتھ شادی ہوئی۔ چیمہ صاحب نے نومبر 1947ء میں جب حفاظت مرکز کے لئے قادیان آنے کے لئے وقف کیا تو یہ بھی 1952ء میں قادیان آ کر اپنے خاوند کے ساتھ عہد درویشی میں شامل ہو گئیں۔ قادیان سے بہت محبت تھی۔ اور خاوند کی وفات کے بعد آپ نے 36 سال کا لمبا عرصہ نہایت صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔ اللہ کے فضل سے نہایت تقویٰ شعار اور مخلوق خدا کی ہمدرد بہت نیک خاتون تھیں۔ گھر پہ آئے ہوئے کسی سوالی کو کبھی خالی ہاتھ نہیں جانے دیتی تھیں۔ وفات سے ایک سال قبل تک ہر سال رمضان کے پورے روزے رکھا کرتی تھیں اور ایک سے زیادہ مرتبہ قرآن شریف کا دور مکمل کرتی تھیں۔ اپنی اولاد کو بھی نماز باجماعت اور قرآن کریم کی تلاوت اور خلافت اور نظام جماعت کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کی تلقین کرتی رہیں۔ انتہائی دعا گو، عبادت گزار، صابر شاکر، توکل علی اللہ کا کامل نمونہ، صاف گو، اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرنے والی بڑی خوددار، بڑی غیور اور مشفق خاتون تھیں۔ صاحب کشف و رؤیا بھی تھیں۔ تمام اولاد کے رشتے انہوں نے خالص دینی مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے کئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ تین بیٹے آپ کے واقف زندگی مربی ہیں جن میں سے ایک بیٹے طاہر احمد صاحب چیمہ جامعہ احمدیہ میں استاد ہیں۔ ایک بیٹے مبارک احمد چیمہ صاحب انچارج دفتر علیاء ہیں اور اس وقت سیکرٹری شوریٰ بھارت بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

تیسرا جنازہ غائب مکرم رانا مبارک احمد صاحب کا ہے جو لاہور کے رہنے والے تھے۔ اس کے بعد یہاں آ گئے۔ 5رنومبر 2016ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ ان کے والد رانا محمد یعقوب صاحب مرحوم نے ایک خواب کے نتیجہ میں احمدیت قبول کی تھی جس کی وجہ سے خاندان میں شدید مخالفت ہوئی اور انہیں گھر بار چھوڑنا پڑا۔ پھر اس کے بعد آپ کی والدہ نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ رانا صاحب بچپن سے ہی جماعتی خدمات میں ہمیشہ صف اوّل میں رہے۔ ابتدا سے ہی خلافت اور جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ جماعتی خدمات کا آغاز 1967ء سے ہوا جو آخر دم تک جاری رہا۔ آپ کو لاہور اور بہاولپور میں بطور قائد مجلس اور سیکرٹری مال کے علاوہ تیس سال تک صدر جماعت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور اس کے علاوہ لمبا عرصہ ضلع لاہور کے سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا تھا۔ چنانچہ الفضل کے نمائندہ کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے۔ نہایت نرم گفتار اور دعا گو، چندہ جات میں باقاعدہ، خلافت سے دلی محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ الفضل میں مضامین بھی لکھا کرتے تھے اور ان کے مضامین اچھے ہوا کرتے تھے۔ جب تک یہ پاکستان میں رہے ہیں مجھے باقاعدہ وہاں کے حالات یا کوئی بیمار ہوا تو اس کے بارے میں فوری اطلاع سب سے پہلے ان کی طرف سے آیا کرتی تھی۔ لوگوں کے لئے بھی اکثر دعاؤں کی تحریک کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے اور کافی پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ سارے یہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

اسی طرح شہید مرحوم کے بھی اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اب بچے سیریا سے وہاں کینیڈا چلے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ماحول سے بھی ان کو بچا کے رکھے اور وہ نیک مقاصد اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں بھی جاری رکھے جن کی خاطر شہید نے احمدیت قبول کی تھی۔

......☆......☆......☆......

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ
(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے)
طالب دُعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ سحر عبد الجلیل صاحبہ (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرمہ امل عبد الجلیل صاحبہ آف فلسطین کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ نذرِ قارئین کیا تھا۔ اس قسط میں ان کی بیعت کے بعد کے حالات کا تذکرہ ہوگا۔ وہ بیان کرتی ہیں:

میرا خاوند مجھے زبردستی ایک دو مولویوں کے پاس لے گیا۔ احمدیت کی صداقت میں مجھے ادنیٰ شک نہ تھا لیکن ان مولویوں سے بحث کے دوران مَیں نے محسوس کیا کہ مجھے احمدیت کے بارہ میں لوگوں سے بات کرنے کیلئے سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کر کے اپنے موقف کی وضاحت اور دفاع کے لئے قاطع دلائل سے مسلح ہونا ضروری ہے۔

اندرونی اور بیرونی دباؤ اور میرا اثبات

اس کے بعد میرا خاوند مجھے اردن لے گیا جہاں امجد نامی ایک مرتد سے میری ملاقات کروائی۔ اس نے تو مجھے اپنا نام نہ بتایا لیکن اس کی ایک کتاب سے اس کا نام پڑھ کر مجھے سمجھ آ گئی کہ یہ وہی شخص ہے جس کے دو بھائی مخلص احمدی ہیں اور یہ بھی احمدی تھا لیکن اسے ٹھوکر لگ گئی۔ اس نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بعض اوراق دیتے ہوئے کہا کہ حضور علیہ السلام کے کلام میں تضاد ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے ان مقامات کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر تمہاری بات میں کچھ بھی صداقت ہوتی تو تمہارے دونوں احمدی بھائی اب تک احمدیت چھوڑ چکے ہوتے۔

یہاں سے نکل کر ہم اپنی خالہ کے گھر گئے جس نے مجھے نصیحت کے رنگ میں کہا کہ تمہارا خاوند بہت اچھا ہے جو اب تک تمہیں برداشت کر رہا ہے۔ اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک تمہیں اپنی کار کے نیچے کچل کر کہتا کہ خدا کی تقدیر یہی تھی۔ یہ سب کچھ خاموشی سے سننے کے بعد میں اپنے ماموں کے گھر گئی۔ انہوں نے بھی میرے احمدی ہونے کے بارہ میں سن رکھا تھا اور میرے ساتھ بحث کرنے کے لئے تیار تھے۔ ان کے گھر پہنچے تو انہوں نے بعض آیات کی تفسیر کے بارہ میں بات شروع کر دی۔ میں نے بعض آیات کے بارہ میں جماعتی تفسیر بیان کی جسے میرے ماموں نے بہت پسند کیا۔ یہ دیکھتے ہی میرے خاوند کو خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں میرے ماموں کے دل میں میرے لئے کوئی نرم گوشہ نہ پیدا ہو جائے، چنانچہ اس نے میری بات کاٹتے ہوئے میرے ماموں سے کہا کہ احمدی ناسخ ومنسوخ کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں یہ بات درست ہے اور جو ناسخ ومنسوخ کا قائل ہے اس سے میرا مطالبہ ہے کہ ان آیات کو گنوا دے جو منسوخ ہوئی ہیں۔ میرے ماموں اس بارہ میں بات کرنے لگے تو میں نے کہا کہ کیا آپ ان منسوخ آیات کی تعداد گنوا سکتے ہیں؟ انہوں نے وہاں بیٹھے بیٹھے ہی ایک مثال گھڑ لی اور بولے کہ جو عورت فحاشی کی مرتکب ہو اس کی سزا جیل ہے جبکہ جو زنا کی مرتکب ہو اسے قتل کرنے کا حکم ہے۔ یوں اس آخری حکم نے پہلے والے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ میں نے کہا فحاشی اور زنا میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو گئے اور پھر میرے استدلال کو سراہا۔ ایسے میں میرے خاوند نے پھر دخل اندازی کرتے ہوئے کہا کہ ان کے مسیح کو حمل ہوا اور پھر اس نے بچہ جنا۔ میں نے اس کی تصحیح اور وضاحت کرنے کی کوشش کی لیکن میرے ماموں کو میرے خاوند نے بہت زیادہ انگیخت کر دیا تھا اس لئے انہوں نے کچھ سننے سے انکار کر دیا۔

جنت کی ضمانت!!

اگلے روز ہم فلسطین واپس آ گئے۔ ہماری آپس کی بحثوں کے دوران میرا خاوند اکثر کہتا کہ اگر تم نے قبول احمدیت کا یہ قدم جنت میں داخل ہونے کے لئے اٹھایا ہے تو میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم واپس آ جاؤ اور میں تمہارے جنت میں دخول کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں تمہارے گناہ اپنے ذمے لے لوں گا۔ میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

مجھے میرا خدا مل گیا

اردن کے سفر کے دوران میرا خاوند اکثر مجھے کہتا تھا کہ میں اس سوال کا جواب جاننے کے لئے بے چین ہوں کہ تمہیں احمدیت میں شامل ہو کر کیا ملا؟ میں نے اسے جواب دیا کہ مجھے میرا خدا مل گیا۔ میرا جواب سن کر وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر یوں گویا ہوا: تم دیکھو گی کہ میں فلسطین میں اچھی زندگی گزاروں گا جبکہ تم ذلّت اور ندامت کی اسیر ہو کر رہ جاؤ گی۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں اور مومنوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔

جذبات مجروح کرنے کی کوششیں

جب ہم اردن سے آئے تو مجھے تنگ کرنے کے لئے میرے خاوند نے میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنا شروع کر دی۔ پھر اسی پر بس نہ کی بلکہ گھر کی دیواروں پر گستاخانہ فقرات لکھ کر بچوں کو کہتا کہ بلند آواز میں پڑھیں۔ میرے لئے اس صورتحال میں گھر میں رہنا مشکل ہو گیا تھا لہٰذا میں نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ میرے خاوند کو پتہ چلا تو اس نے کہا کہ تمہارے اوپر کوئی جن سوار ہو گیا ہے۔ ایک بار میرے ساتھ ایک مولوی کے پاس چلو پھر جو دل میں آئے فیصلہ کر لینا۔ میں اس کے ساتھ چلی گئی۔ مولوی صاحب نے اپنی چند عبارات پڑھنے کے بعد میرے خاوند سے کہا کہ اس پر کسی جن کا سایہ نہیں ہے۔ پھر مولوی مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ کچھ خدا کا خوف کرو اور جماعت سے علیحدگی اختیار کر لو۔ مَیں نے کہا کہ کیا تم نے جماعت کی کوئی کتاب پڑھی ہے یا کسی احمدی سے بات کی ہے؟ اس نے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ احمدیوں کے فاسد عقائد کے بارہ میں سارا جہان جانتا ہے ان کے بارہ میں مزید کسی سے سننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ جماعت سے کنارہ کر لو کیونکہ کسی جماعت میں شامل ہونے یا کسی کے عقائد کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کرنا مَردوں کا کام ہے جبکہ عورتوں کا کام گھر کے امور کی دیکھ بھال ہے۔

واضح رؤیا سے راہنمائی

میرے خاوند نے جب یہ دیکھا کہ مجھ پر مولویوں کی کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تو اس نے ایک اور طریق سے مجھ پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ اس نے میری والدہ اور تمام بہنوں کو اکٹھا کر کے مجھے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اگر تم احمدیت نہیں چھوڑو گی تو اپنے ان سب قریبی رشتہ داروں سے ہمیشہ کیلئے رشتہ توڑ بیٹھو گی۔ اس وقت میری والدہ نے مجھے میرا ہی ایک رؤیا یاد دلاتے ہوئے کہا کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے انذار بھی ہو چکا ہے پھر بھی تم نے کسی کی نہیں سنی۔ میری والدہ میرے ایک رؤیا کی طرف اشارہ کر رہی تھیں جو میں نے اس وقت دیکھا تھا جب میری بہن سماح کے احمدیت قبول کرنے کے بعد سب گھر والے پریشان تھے۔ میں نے دیکھا کہ روزِ محشر ہے اور میں پل صراط پر کھڑی ہوں جو دھاگے کی طرح باریک ہے اور اس کے نیچے دہکتی ہوئی آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ میری بہن امل اس دھاگے کے آخر پر پہنچی ہوئی ہے۔ وہ وہاں جا کر دروازہ کھولتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنت کا دروازہ ہے۔ وہ مجھے آواز دے کر کہتی ہے کہ جلدی آؤ اور میرے ساتھ اس دروازہ میں داخل ہو جاؤ۔ اسی وقت میں نے دیکھا کہ میری بہن سماح مجھے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اس دروازے کی جانب لے جاتی ہے۔ اس حالت میں مَیں اپنی والدہ کو آواز دیتی ہوں اور انہیں کہتی ہوں کہ یہ آگ ہے، اس سے بچنے کیلئے ہمارے ساتھ آ جاؤ لیکن میری والدہ میری طرف دیکھے بغیر میری دیگر بہنوں کو لے کر ایک طرف چادر اوڑھ کر بیٹھ جاتی ہیں۔ ان میں سے میری بہن عبیر واضح طور پر مجھے نظر آتی ہے۔

یہ رؤیا اسی تفصیل کے ساتھ پورا ہوا۔ میری بہن سماح نے سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر اس نے ہمیں توجہ دلائی اور حوصلہ بڑھایا۔ میں سمجھ رہی تھی کہ میں نے اپنی بہن امل سے پہلے بیعت کی ہے لیکن وہ مجھ سے پہلے بیعت کر کے مجھ پر سبقت لے گئی۔ اور میری والدہ باوجود ہماری تبلیغی کوششوں کے ہماری مخالف ہی رہیں جبکہ میری بہن عبیر سب سے زیادہ مخالفت کرنے والی ثابت ہوئی۔ اور یوں ہمارے گھر سے ہم تین بہنوں کے سوا کسی نے بیعت نہیں کی۔

اتنی صفائی سے پورے ہونے والے رؤیا کے بارہ میں میری والدہ صاحبہ کا خیال تھا کہ گویا وہ امن میں ہیں اور ہم سب آگ میں گرنے والی ہیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ۔ اس کے بعد میرے خاوند نے اپنے اہل خانہ کو اکٹھا کیا اور مجھے ان کے پاس بٹھایا، انہوں نے میرے سامنے رونا شروع کر دیا۔ پھر انہوں نے مجھے کہنا شروع کر دیا کہ آخر تم خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس دلیل کی بناء پر کسی اور نبی پر ایمان لاتی ہو؟ میں نے کہا کہ اگر یہ جرم ہے تو پہلے آپ اس جرم کے مرتکب ہوئے ہیں کیونکہ آپ آنحضرتؐ کے بعد حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کے قائل ہیں۔

جلد طلاق دینے کی کوشش

میرے خاوند نے مجھے اپنے اور میرے اہل خانہ کے سامنے بٹھا کر بھی احمدیت سے برگشتہ کرنے کی کوشش کر لی، مولویوں کے پاس لے جا کر بھی دیکھ لیا بالآخر اس نے مجھے ایک ماہ تک گھر میں رہ کر سوچنے کا موقع دیا۔ میں نے اس عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ کا مطالعہ کیا جس کا میری طبیعت پر بہت گہرا اثر ہوا اور مجھے مزید ثبات قدم عطا ہوا۔

یکم نومبر 2015ء کو میرا خاوند مجھے دار الافتاء میں لے گیا۔ وہاں پر مفتی صاحب نے مجھے کہا کہ رابطہ علماء المسلمین نے تمہارے مسیح موعود کی تکفیر کا فتویٰ جاری کیا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے بعد اس مفتی نے بھی پہلے مولوی کی بات کو دہرایا کہ یہ کام مردوں کے ہیں یہ ان کے لئے ہی رہنے دو اور تم گھر گرہستی کو سنبھالو۔ میں نے کہا کہ جس شخص پر میں ایمان لائی ہوں اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی ہے، پھر کیونکر ممکن ہے کہ میں خدا کی بات کو چھوڑ کر تمہاری بات مان لوں۔ یہ سنتے ہی مفتی صاحب کو غصہ آ گیا اور انہوں نے میرے خاوند سے کہا کہ اسلام واضح ہے اور قرآن واضح ہے اس لئے مزید کسی بات میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے خاوند نے پوچھا کہ کیا میری بیوی مجھ پر حرام ہو گئی ہے؟ خاوند کے جواب دینے سے قبل میں نے کہا کہ: اشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدًا رسول الله۔ یہ سن کر مفتی صاحب نے میرے خاوند کو کورٹ میں جانے کا مشورہ دیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ میرا خاوند مجھے کورٹ میں جا کر طلاق دے دے۔ ہم کورٹ تو گئے لیکن میں گاڑی میں ہی بیٹھی رہی کیونکہ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ جب تک عدالت میں فریقین موجود نہ ہوں طلاق کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ کچھ دیر کے بعد میرا خاوند واپس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ملازمین سے تمہارے کیس کے بارہ میں معلومات لے لی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسے کیس میں طلاق کیلئے بیوی کی موجودگی ضروری نہیں ہے اس لئے میں اکیلا ہی عدالت میں جا کر یکطرفہ کارروائی کر سکتا ہوں۔

جب ہم گھر پہنچے تو عبد القادر مدلل صاحب نے میرے خاوند سے بات کی اور وہ اس شرط پر مجھے گھر میں رکھنے پر آمادہ ہوا کہ میں کبھی اس سے احمدیت کے بارہ میں بات نہیں کروں گی، کسی احمدی سے رابطہ نہیں رکھوں گی، میرا خاوند میرا چندہ خود میری بہن سماح کو ارسال کرنے کے بعد باقی تنخواہ اپنے پاس رکھ لیا کرے گا۔

گھر بدری کا اہانت آمیز طریق

میرا خاوند توقع کر رہا تھا کہ میں ایسی شرائط کے پیش نظر خود ہی گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی لیکن میں نے اپنے بچوں کی خاطر سب ظالمانہ شرائط کو قبول کر لیا۔ میرے فیصلہ سے اسے دھچکا ضرور لگا لیکن اس نے اگلے روز ہی اپنی خواہش کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مجھے کہا کہ اگر تم خود میرے گھر سے نکل جاؤ تو یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا بصورت دیگر میں تمہیں زبردستی نکال باہر کروں گا۔ اور ایسی صورت میں تمہیں بچوں سے بھی نہیں ملنے دوں گا۔ میں نے کہا کہ پھر تم مجھے طلاق کیوں نہیں دے دیتے؟

اس نے کہا کہ طلاق یا فسخ نکاح کی کارروائی وقت لیتی ہے اور میں اب مزید انتظار نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اب تم خود ہی گھر چھوڑ کر چلی جاؤ کیونکہ میں یہاں تمہیں ایک منٹ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا کہ میں گھر چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ ایسے میں میرے بڑے بیٹے نے میرا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ میری والدہ کافر نہیں ہے۔ یہ سنتے ہی میرا خاوند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں سے بعض سیاق وسباق سے کٹے ہوئے فقرے اٹھا لایا اور انہیں پڑھ کر کہنے لگا کہ جو ایسے شخص پر ایمان لاتا ہے وہ کافر ہے اور پھر گالیاں بکنے لگ گیا۔ میں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور درود شریف پڑھنے لگ گئی۔ ایسے میں میرے خاوند نے بچوں کو باہر جانے کے لئے کہا۔ وہ چلے گئے تو کچھ دیر کے بعد زبردستی مجھے گھر سے باہر دھکیل کر دروازہ بند کر لیا۔ ...... (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 18 رنومبر 2016)

کاش کہ دنیا کا میڈیا جتنا وقت عراق کے بغدادی اور ISIS کے پروپیگنڈے کو دیتا ہے اگر امن کے اس سفیر کو دے تو دنیا میں حقیقی امن قائم ہو جائے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14 اکتوبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور نے کس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ گزشتہ ہفتہ منعقد ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ظاہر کرتے ہوئے اختتام کو پہنچا۔ اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم باوجود محدود وسائل کے دنیا میں ہر جگہ جلسے منعقد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے انتظامات بھی اچھے ہوتے ہیں۔

سوال باوجود پیشہ ورانہ مہارت نہ ہونے کے وہ کیا جذبہ ہے جس کے تحت احباب جماعت جلسے کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمارے پاس ہر شعبہ کی پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والے لوگ نہیں ہیں۔ رضا کار ہیں، والنٹیئرز ہیں، خدام، اطفال، انصار، لجنہ اور ناصرات میں سے۔ افسر اور ماتحت انہی میں سے مقرر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے کم پڑھا لکھا افسر مقرر کر دیا جاتا ہے تو چاہے کوئی ڈاکٹر ہو، انجنیئر ہو، پی۔ ایچ۔ ڈی ہو اس کی اطاعت کرتا ہے۔ کوئی یہ فرق نہیں ہوتا کہ میری تعلیم اعلیٰ یا میرا رتبہ اعلیٰ ہے۔ یہ اطاعت کا معیار جماعت احمدیہ میں ہم دیکھتے ہیں۔

سوال جلسے کے تین دنوں میں ہر ڈیوٹی دینے والے کی کیا سوچ ہوتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان تین دنوں میں خاص طور پر لگتا ہے ہر ڈیوٹی دینے والے کے دماغ سے دنیا داری کی سوچ بالکل غائب ہوگئی ہے۔ صرف جلسہ اور بے نفس ہو کر کام کرنا اکثریت کی سوچ ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان سب کارکنان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے ہر سوچ سے بالا ہو کر، ہر خواہش سے بالا ہو کر اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔

سوال جلسے کی ڈیوٹی کس طرح ایک خاموش تبلیغ بن جاتی ہے، اس ضمن میں حضور انور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امریکہ کے ایک غیر از جماعت بنگالی دوست شہید الرحمن صاحب نے اپنے بنگالی دوستوں کے ساتھ اس جلسہ پر آکر جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت، محبت اور عزت دیکھی تو کہتے ہیں کہ مَیں اسلام کی طرف دوبارہ لوٹ آیا ہوں۔ جلسہ کے آخری دن وہ لوگوں سے الگ ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہجوم کی وجہ سے انہوں نے کھانے پر جانا پسند نہیں کیا، رَش تھا۔ اتنے میں ایک خادم ان کے پاس آیا اور انہیں کھانا اور پانی دیا اور پھر اس بات کا بھی انتظار کیا کہ وہ کھانا ختم کریں تا کہ وہ خادم ان کے کھانے کا ڈبہ بھی پھینک دے۔ اس واقعہ نے انہیں اتنا متاثر کیا کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر کیا ہے اور انشاء اللہ وہ جلد جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔

سوال حضور انور نے جلسہ کے کارکنان کو کن محبت بھری دعاؤں سے نوازا؟

جواب حضور انور نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں کی خدمت کے جذبہ کو ہمیشہ بڑھاتا رہے اور ان کو اس خدمت کی بہترین جزا بھی دے اور ان سب کی صرف یہ ظاہری خدمت نہ ہو بلکہ ایمان اور یقین میں بھی بڑھتا چلا جائے اور ان کے عمل بھی بہترین ہوں جو اسلامی تعلیم کے مطابق ہوں۔

سوال حضور انور نے شکر گزاری کے تعلق سے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر شعبہ کے کارکنان نے اپنے اپنے شعبہ میں جو کام کئے ہیں ان کا افراد جماعت کو شکر گزار ہونا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شکر گزار بنو میں تمہاری استعدادوں اور تمہاری صلاحیتوں کو بھی بڑھاؤں گا اور اپنی باقی نعمتیں بھی عطا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ جب اَزِیْدَنَّکُمْ کہتا ہے تو کسی بات کو محدود نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نوازتا ہے تو بیشمار نوازتا ہے اور ہر لحاظ سے نوازتا ہے۔ پس مومنین کا یہی طریق ہے کہ ہر کامیابی پر، ہر اچھی بات پر خدا تعالیٰ کے شکر گزار بنیں اور جہاں کمزوریاں دیکھیں وہاں اللہ تعالیٰ سے رحم مانگیں اور استغفار کریں۔

سوال حضور انور نے ایک مہمان کے اعلیٰ اخلاق کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ ایک لمبا کیو کھانے کا لگا ہوا تھا، پہلے یہ کہا گیا کہ کھانا آ رہا ہے لیکن کافی انتظار کے بعد نہیں پھر کہا گیا کہ کھانا ختم ہو گیا ہے اب نہیں آئے گا۔ کہتے ہیں کہ میں تو اس بات پر انتظامیہ پر بڑا پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ اتنے میں ان کے آگے کھڑے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ الحمدللہ کھانا ختم ہو گیا۔ میں نے کہا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کہنے لگے کہ سوکھی روٹی کے کچھ ٹکڑے میرے پاس ہیں۔ آئیں اب ہم انہیں پانی میں ڈبو کے کھا لیں۔ اگر کھانا مل جاتا تو یہ سنت جو کبھی ہم پوری نہ کر سکتے تھے تو آج اس سنت کو بھی پورا کر لیں۔ تو یہ لکھتے ہیں کہ یہ دیکھ کر نہ صرف میرا غصہ دور ہو گیا بلکہ مجھے شرمندگی بھی ہوئی کہ کیوں مجھے غصہ آیا اور اس بات پر میں بڑا جذباتی ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو عطا فرمائے ہیں۔

سوال جلسہ میں شامل ہونے کے بعد ایک احمدی میں کیا تبدیلی آنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی دوست احمد درویش صاحب کہتے ہیں کہ یہ میرا پہلا جلسہ تھا۔ جب میں جلسہ میں داخل ہوا اور خلیفہ وقت کی موجودگی دیکھی تو مجھے لگا کہ میں اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ کہتے ہیں میری زندگی میں سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ میری نماز خشوع و خضوع اور تضرع سے معمور ہو گئی ہے۔ پس یہ وہ تبدیلی ہے جو جلسہ میں شامل ہو کے ہر احمدی میں آنی چاہئے۔ صرف چند دن کے لئے نہیں بلکہ مستقل۔

سوال حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والے عرب دوستوں کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ★ عبدالقادر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے پہلی بار دیکھا کہ کیسے ہر کارکن اپنے شعبہ میں شہد کی مکھی کی طرح بغیر کسی شور اور مشکلات پیدا کئے کام کرتا جاتا ہے۔ ★ ریم مصطفی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ اس روحانیت کا احساس ہوا جو لوگوں کے چہروں پر نظر آ رہی تھی۔ ★ سلمیٰ جبولی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ میں مختلف ممالک، مختلف اقوام اور مختلف رنگوں کے افراد مل کر صرف ایک ہدف کے لئے کام کر رہے تھے اور وہ یہ کہ اسلام اور امن کا پیغام دنیا تک پہنچایا جائے۔ ★ حسین عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا اور میں نے کہا کہ ایک وہ اذیت ناک دن تھے جو میں نے شام اور ترکی میں گزارے اور ایک یہ دن ہیں کہ میں خلیفہ وقت کے سامنے بیٹھا ہوں۔ ★ ایک سیرین دوست فراز صاحب کہتے ہیں کہ جو چیز میرے لیے سب سے بڑی خوشی کا باعث ٹھہری وہ خلیفۃ المسیح کی موجودگی اور ان کے خطابات تھے جن سے میں تینوں دن مستفیض ہوا۔

سوال جرمن قونصلیٹ نے حضور انور کے خطاب کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جرمن قونصلیٹ کہتے ہیں کہ میں نے آج تک اسلامی تعلیمات کے متعلق ایسا جامع خطاب نہیں سنا۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کی بڑی مثبت ویژن ہے۔ حقیقی اسلام کو بیان کیا جو امن اور عدل اور محبت کی تعلیم دیتا ہے اور ہر لفظ میں ایک حقیقت نظر آ رہی تھی۔ کاش کہ دنیا کا میڈیا جتنا وقت عراق کے بغدادی اور ISIS کے پروپیگنڈے کو دیتا ہے اگر امن کے اس سفیر کو دے تو دنیا میں حقیقی امن قائم ہو جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ ہر فقرہ ان کا سچائی پر مبنی تھا اور دنیا کے امن کے قیام کے لئے ایک درد تھا۔ کہتے ہیں میں بھی اس پیغام کو جہاں تک میرے لئے ممکن ہوا آگے پھیلاؤں گا۔

سوال حضور انور نے جلسہ کے متعلق مختلف یوروپین ممالک سے آئے ہوئے غیر مسلم مہمانوں کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ★ Belize کے میئر نے کہا کہ آپ کے خطاب کا مجھ پر بڑا گہرا اثر ہوا ہے جس طرح بین الاقوامی معاملات پر روشنی ڈالی ہے اس سے معلوم ہوا کہ خلیفۃ المسیح نہ صرف احمدیوں کیلئے ہدایت کا باعث ہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ★ برامپٹن سے آئے ہوئے ایک مہمان کہتے ہیں کہ جلسہ میں مجھے صرف ایک پیغام ملا کہ امن قائم کرو۔ ★ ایک خاتون ایم پی یاسمین اتنسی صاحبہ کہتی ہیں کہ خلیفہ کا عورتوں سے خطاب بہت اچھا لگا۔ خاص طور پر یہ بات کہ ایک ماں پورے خاندان کیلئے بطور بنیاد ہوتی ہے اور تمام معاشرے کو مضبوط بناتی ہے۔

سوال میڈیا کوریج کے حوالے سے حضور انور نے کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک اخبار یا چینل سے رابطہ کیا تو اس نے عدم دلچسپی کا اظہار کیا۔ ہمارے نوجوان چاہتے تھے کہ یہ (چینل والے) اپنا نمائندہ ضرور جلسہ پر لے کر آئیں تا کہ احمدیت کا صحیح پیغام۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کام کرتا ہے۔ اس چینل نے سیرین رِفیوجیز پر شاید کوئی ڈاکیومنٹری بنانی تھی۔ جب وہ اس کے لئے سیرین رِفیوجیز کی تلاش میں نکلے تو اتفاق سے بلکہ کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا تھا، تقدیر ہی یہی تھی، ان کا رابطہ جن سیرین سے بھی ہوا وہ احمدی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا جلسہ ہو رہا ہے وہاں آ جاؤ اور وہیں سب کچھ پتا چل جائے گا۔ وہیں ہم بات کریں گے۔ تو اس طرح اس میڈیا کو بھی جو پہلے انکار کر چکا تھا وہاں آنا پڑا۔

سوال حضور انور نے میڈیا کوریج کے حوالے سے کیا اعداد و شمار پیش فرمائے؟

جواب میڈیا نے جو جلسہ کی کوریج دی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مجموعی طور پر ٹی وی کے ذریعہ سے 6.6 ملین افراد تک، اخبارات کے ذریعہ سے 2.8 ملین افراد تک، ریڈیوز کے ذریعہ سے 3.5 ملین افراد تک، سوشل میڈیا کے ذریعہ سے 2.8 ملین افراد تک اور مجموعی طور پر ان کے خیال میں یہ جو رپورٹ ہے اس کے مطابق سولہ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

سوال حضور انور نے جلسہ کے کاموں اور جماعتی ترقیات کے حوالے سے احباب جماعت کی توجہ کس بات کی طرف مبذول کرائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے جو وہ کر رہا ہے اور جماعت کا تعارف پھیل رہا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بات ہماری توجہ اس طرف بھی پھیرتی ہے کہ ہم انہی باتوں پر خوش نہ ہو جائیں بلکہ اپنی روحانی حالت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بڑھائیں۔ ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ خدمت کا موقع دے رہا ہے تو اسے فضل الٰہی جانیں اور تمام عہدیداران بھی اور خدمت کرنے والے بھی اپنے فرائض کو تقویٰ پر چلتے ہوئے انجام دینے کی کوشش کریں اور تمام شاملین جلسہ اور سننے والے بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم نے جلسہ پر جو سنا ہے اسے ابھی تک اپنایا ہوا ہے؟ زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اور یہ بھی جائزے لیں کہ کس طرح ہم نے نیک باتوں کو ہمیشہ اپنائے رکھنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی شکر گزاری عارضی اور وقتی شکر گزاری نہیں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا ، اکتوبر ، نومبر 2016ء

اسلام کے لفظ کا مطلب ہی امن محبت اور ہم آہنگی ہے

❁ تمام قوموں اور تنظیموں کو انسانی اقدار کے قیام اور دُنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کیلئے مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں ❁ اسلام کی تعلیمات اس کے نام کے موافق ہیں، اسلام کے لفظ کا مطلب ہی امن محبت اور ہم آہنگی ہے اور اس کی تمام تعلیمات انہی اعلیٰ اقدار کے گرد گھومتی ہیں ❁ میرا ایمان ہے اور یہی میری تعلیم ہے کہ ہر انسان کو چاہے وہ کسی بھی ملک، شہر، قصبے یا گاؤں سے تعلق رکھتا ہو مذہب اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے اور پھر ہر فرد کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ پُرامن طریق پر اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکے ❁ حکومت اور ممبرانِ اسمبلی کا کام ہے کہ اپنی قوموں کے محافظ کے طور پر وہ اپنے شہریوں کے حقوق پامال کرنے کی بجائے ایسے طریق پر قانون سازی کریں جس سے ان کے شہریوں کے حقوق قائم ہوں ❁ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ممالک فساد اور عدم استحکام کا مرکز بنے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے مذہب نے انہیں امن کے قیام کیلئے نہایت اعلیٰ تعلیمات دی ہیں ❁ اگر دنیا کی بڑی طاقتوں نے ہر دور میں انصاف سے کام لیا ہوتا تو آج ہمیں ان فسادات کا سامنا نہ کرنا پڑتا، نہ داعش اور نہ ہی شام اور ایران کے شدت پسند گروپ ظاہر ہوتے ❁ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دنیا کی بعض بڑی طاقتوں نے امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا نہیں کیا بلکہ ایسی حکمت عملیاں اختیار کیں جن میں ان کا اپنا مفاد شامل تھا۔

(پارلیمنٹ ہِل کینیڈا میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب)

یہ تن تنہا تمام دنیا کو اسلام سے متعارف کروا رہے ہیں

- حضور کی شخصیت باکمال تھی اور الفاظ نہایت مؤثر کن، آپ کی تقریر نہایت شاندار تھی جس میں تمام دنیاوی مسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کیا، شاید ہی میں نے اس سے بہتر کوئی تقریر سنی ہو، مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ میں اس امن کے سفیر کے بیان کو سن سکا، یہ تن تنہا تمام دنیا کو اسلام سے متعارف کروا رہے ہیں۔ (ممبر پارلیمنٹ نکولا ڈی اوریو)
- میں ایک سنی امام ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اس تقریر نے دنیا میں قیام امن کی بنیاد رکھی ہے۔ اس تقریر کی آج کی دنیا میں اشد ضرورت ہے، خلیفہ کی تقریر حکمت سے پُر تھی، حضور نے بہت سے ایسے مضامین بیان فرمائے جن کی ضرورت تھی اور قانون ساز لوگوں کو متبادل حل بتائے۔ (چیف امام اور سکالر محمد جبیارا)
- کیا ہی متاثر کن تقریر تھی۔ امن کے لیے اہم پیغام تھا اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ آج اسلام کے بارہ میں میری سوچ بدل گئی ہے اور اس کی قدر دانی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس تقریر کو شائع کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے۔ (اسرائیلی سفیر رافائل باراک)

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سُن کر مہمانان کرام کے تاثرات)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 17، 18، 19 و 20 ر اکتوبر 2016 کی مصروفیات

17 ر اکتوبر 2016 (بروز سوموار) بقیہ رپورٹ

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ عبد الہادی صاحب نے کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد آصف خان صاحب (سیکرٹری امور خارجہ) نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا آج ہم یہاں جان میکڈونلڈ عمارت میں موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہم کینیڈا کی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی پارلیمنٹ کی فرینڈشپ ایسوسی ایشن کی صدر جوڈی سگرو کا بھی جنہوں نے آج کے پروگرام کو تشکیل دیا ہے۔ مَیں جماعت احمدیہ کی طرف سے تمام معزز مہمانان کرام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن میں منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، سینیٹرز، مختلف ممالک کے سفراء، مذہبی راہنما اور دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہیں۔

سر محمد ظفر اللہ خان ایوارڈ

پروگرام کے آغاز میں ''سر محمد ظفر اللہ خان ایوارڈ'' جو کہ عوام کی خدمت کرنے پر دیا جاتا ہے کی تقریب ہوگی۔ اس ایوارڈ کا اعلان گزشتہ ہفتہ جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر بھی ہوا تھا جہاں چھبیس ہزار لوگ موجود تھے۔

سر محمد ظفر اللہ خان ایوارڈ اُن شخصیات کو دیا جاتا ہے جنہوں نے عوامی شعبہ جات میں اور انسانیت کیلئے غیر معمولی خدمات سرانجام دی ہوں۔ سر ظفر اللہ خان پاکستان کے بانیوں میں سے ایک تھے اور قرارداد پاکستان آپ نے قلم بند کی تھی۔ آپ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے اور اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی پایا۔ آپ کو 1962 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ 1970۔1973 آپ بین الاقوامی کورٹ آف جسٹس عالمی عدالت ہیگ کے چیف جج کے طور پر خدمات ادا کرتے رہے۔ آپ نہ صرف دنیاوی طور پر کامیاب تھے بلکہ آپ کو مذہبی علوم میں بھی دسترس حاصل تھی۔ آپ ایک مخلص احمدی تھے اور آپ کو اس بات پر فخر تھا کہ آپ چھوٹی عمر سے ہی جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور بانی جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اپنی زندگی میں بے شمار کامیابیوں کے باوجود آپ نے سادگی اور عاجزی کی زندگی گزاری۔ احمدیت کی ایک اور مایہ ناز شخصیت ڈاکٹر عبد السلام نوبل، سر ظفر اللہ خان کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ریٹائرمنٹ کے بعد سر ظفر اللہ خان نے اپنی تمام جمع پونجی خیراتی کاموں کے لئے وقف کر دی۔ پس سر محمد ظفر اللہ خان کا ایوارڈ اس لئے ایسی شخصیت کو دیا جاتا ہے جن میں اخلاص کے ساتھ معاشرے اور خدمت انسانیت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہو۔

امسال جس شخصیت کو یہ ایوارڈ دیا جا رہا ہے اس شخصیت کی تعلیمی اور انسانی حقوق کے حوالہ سے لمبی دیرینہ خدمات ہیں۔ 70 اور 80 کی دہائیوں میں ان کی سپریم کورٹ آف انٹاریو میں تقرری ہوئی۔ 1987 میں ہائی کورٹ آف جسٹس اور 1990 میں کورٹ آف اپیل میں تقرری ہوئی۔ 1999 میں ان کی تقرری سپریم کورٹ آف کینیڈا میں کردی گئی۔ اس سال کی انعام یافتہ یہ شخصیت 27 یونیورسٹیوں سے انعامات حاصل کر چکی ہے اور ان کی انسانی حقوق کے حصول کی سرگرمیوں میں انتھک محنت جاری ہے۔ 2004 میں ریٹائرمنٹ کے بعد آپکی تقرری اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کے طور پر ہوئی۔ ایک نڈر اور بہادر لیڈر کے طور پر آپ 2007 سے ''کمپینین آف دِی آرڈر آف کینیڈا'' رہیں۔ نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سال 2016 کا سر ظفر اللہ خان ایوارڈ آنریبل لوئی آربر کو پیش کیا جاتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ لوئی آربر صاحبہ کو یہ ایوارڈ عطا فرمایا۔ اس کے بعد آنریبل لوئی آربر نے اپنے ایڈریس میں کہا: عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مہمانان کرام، معزز خواتین وحضرات، میں چند الفاظ میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ یہ ایوارڈ میرے لئے باعث عزت ہے۔ یہ ایوارڈ اس شخصیت کے نام پر ہے جو ایک عظیم فقیہ، وکیل، جج اور عظیم سفارتکار

تھے۔ یہ بات میرے لئے اور بھی باعث اعزاز ہے کہ مَیں اس نام سے تعلق جوڑسکوں کیونکہ سرظفر اللہ خان انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں چیف جج تھے اور میں اس عدالت کی ایک رکن ہوں۔ میں اس طرف بھی آپ کو توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ میرا تعارف پہلی بار جماعت احمدیہ سے اس وقت ہوا جب میں اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کی ہائی کمشنر تھی۔ میری ملاقات جینیوا میں احمدیہ جماعت کے ایک وفد سے ہوئی اور اس وقت سے جماعت احمدیہ کی امن کے فروغ کیلئے ان مشکل حالات میں کوششوں سے متاثر ہوں۔ آپ کو آج کی بہت خوبصورت شام مبارک ہو۔

اس کے بعد منسٹر آف سائنس کرسٹی ڈنکن نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزّت مآب خلیفۃ المسیح، حکومت کے ممبر آف پارلیمنٹ، سینیٹر، معززین، مہمانان کرام اور دوستو! میں آپ سب کو سلام اور خوش آمدید کہتی ہوں۔ السلام علیکم۔ میرا نام کرسٹی ڈنکن ہے۔ آج میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوئی ہوں۔

آج یہاں خلیفۃ المسیح کے ہمراہ ہونا نہایت خوش قسمتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ اور سربراہ پارلیمنٹ آئے ہیں۔ پارلیمنٹ ہِل کے تمام ممبر آج خلیفۃ المسیح کے ساتھ ان کی جماعت کی خوشی منانے اور اپنی سپورٹ دکھانے آئے ہیں۔ کینیڈا کی پہچان ملٹی کلچرازم ہے۔ ہمارا ملک مختلف رنگوں نسلوں کے لوگوں کے سبب قائم ہے۔ مَیں چاہونگی کہ آپ مجھے اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کرنے کا موقعہ دیں۔ پچھلی مرتبہ میں جماعت احمدیہ کے ساتھ Thanks Giving کے موقع پر تھی، جو ایک ایسا وقت تھا جس میں رشتہ داروں اور عزیزوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔ یہاں کی احمدیہ مسلم جماعت کا پیغام ہے کہ وہ خلیفۃ المسیح کے دورہ پر نہایت شکر گزار ہیں۔ اور یہ کہ وہ خلیفۃ المسیح کے کینیڈا کے دورہ کا اشد انتظار کر رہے تھے۔ احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا میں مختلف طریقوں سے انسانیت کی خدمت ادا کر رہی ہے۔ چاہے وہ محترم ملک لال خان صاحب کے ساتھ مختلف منصوبے تیار کرنا ہو یا ہسپتالوں کیلئے پیسے جمع کرنا ہو یا پاکستان میں سیلاب زدگان کیلئے عطیہ اکٹھا کرنا ہو۔ ہر موقع پر احمدیہ جماعت اپنا نعرہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کو بلند کرتی ہے۔ Fort McMurray کے حادثہ پر آپ نے ہزاروں ڈالر ان خاندانوں کو دیئے جو اس مشکل سے متاثر ہوئے تھے۔ اسی طرح آپ ہمیشہ انسانیت کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ کبھی ملین پاؤنڈ کھانا جمع کرکے یا کبھی مختلف خاندانوں اور پناہ گزین کی رہائش کا انتظام کرکے۔ ہم آپ کی کوششوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مجھے یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ مَیں آپ کی محبت، مہمان نوازی اور خدمتِ انسانی روزانہ اپنے دفتر سے دیکھتی ہوں۔ ایک نوجوان لڑکی جس کا نام طاہرہ شفقت ہے اور جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتی ہے میرے دفتر میں خوب کام کرتی ہے۔ وہ لوگوں کی خدمت کے لئے ان تھک زور لگاتی ہے۔ مَیں اُمید کرتی ہوں کہ بہت سے لوگ آپ کے ان نمونوں سے متاثر ہوکر ایسی ہی خدمت بجالائیں گے۔ ہم سب آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں، اور خلیفۃ المسیح کی خیریت سے واپسی کے لئے دعا گو ہیں۔ شکریہ۔

بعد ازاں کمشنر ڈاکٹر جیمس زوگبی (ان کا تعلق امریکہ کے ادارہ انٹرنیشنل ریلجس فریڈم سے ہے) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزّت مآب خلیفۃ المسیح، ممبر آف پارلیمنٹ اور معزز مہمانانِ کرام! خاکسار کو آج یہاں آپ سب کے ساتھ موجود ہونے کی نہایت خوشی ہے۔ مَیں ویسٹ کمیشن انٹرنیشنل ریلجس فریڈم کی طرف سے آپ کو سلامتی کا پیغام دیتا ہوں۔ میرے کینیڈین دوستو! خاکسار آپ کو تہہ دل سے بتانا چاہتا ہے کہ مجھے نہایت خوشی اس بات کی ہوئی جب آپ کے وزیر اعظم نے شامی پناہ گزینوں کو سادہ لیکن زوردار الفاظ میں خوش آمدید کہا۔ ''آپ کو نئے گھر میں خوش آمدید'' اس فقرہ سے کینیڈا کی قدروں اور حکومت کی حکمت عملی کا خوب پتہ چلتا ہے۔ ان کے الفاظ میرے لئے ذاتی طور پر خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ میرے والد ایک سوسال قبل پناہ گزین بن کر ماؤنٹ لبنان سے سفر کرتے ہوئے شامی پاسپورٹ کے ساتھ کینیڈا میں داخل ہوئے۔ انہوں نے کوشش کی کہ وہ نیویارک امریکہ میں اپنی فیملی سے آملیں۔ کیونکہ شامیوں کے لئے امریکن ویزا کی کچھ روکیں تھیں۔ میرے والد کو غیر قانونی طور پر امریکہ میں کسی کاغذ کے بغیر داخل ہونا پڑا۔ دس سال بعد ان کو یہ سہولت دی گئی۔ انہوں نے 1942 میں امریکی شہریت حاصل کرلی۔ مَیں نے ان کا شہری بننے کا سرٹیفکیٹ دفتر میں لگایا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ میری امریکن صدارتی اپائنٹمنٹ فریم میں لگائی ہوئی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مَیں امریکن کمیشن کا ممبر ہوں۔ یہ میری ذاتی کہانی ہے۔ اس لحاظ سے کینیڈا ابھی میرا ملک ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم ہمیشہ ترقی پر ہیں۔ اس سے کینیڈا کی صلح پسندی اور لوگوں کو ہر لحاظ سے موقع اور آزادی دینے کی اقدار ثابت ہوتی ہیں۔ یہ ایسی قدریں ہیں جن کے ہم سب خواہاں ہیں۔ ہم آپ سب کے ساتھ جو کینیڈا میں رہتے ہیں ان تمام قدروں کو پسند کرتے ہیں۔

خلیفۃ المسیح! امریکن کمیشن انٹرنیشنل ریلجس فریڈم کی طرف سے مجھے نہایت اعزاز ہے کہ مَیں آج آپ کے ساتھ ہوں۔ کمیشن کی لمبی تاریخ جماعت کے ساتھ مل کر خدمت کرنے کی ہے۔ ہمیشہ سے احمدیہ جماعت کی یہ بات بہت متاثر کن ہے کہ اس بات کے باوجود کہ آپ پر بہت سے مظالم کئے جاتے ہیں، آپ پھر بھی دوسرے مظلوم لوگوں کے ساتھ بہت اچھے سلوک سے پیش آتے ہیں۔ دُنیا میں برداشت کی قوت کم ہورہی ہے لیکن احمدیہ جماعت پھر بھی رواداری اور انسانی قدروں پر زور دیتی چلی جارہی ہے۔

آپ کی طرح ہم یہ مانتے ہیں کہ اپنے مذہب پر امن اور آزادی کے ساتھ عمل کرنا ہر انسان کا ایک بنیادی حق ہے، جس کی قدر کرنی چاہئے۔ حکومت یا حکومت کے کسی بھی فرد کو ان کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہئے۔ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ واضح سچائی پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف تو ہم سب مانتے ہیں کہ مذہب کی آزادی ایک بنیادی حق ہے لیکن اس بنیادی حق کو بار بار غصب کیا جاتا ہے، جس میں ہم سب کا قصور ہے۔ اس لئے ہمیں عاجزی کے ساتھ لیکن چست ہوکر اس آزادی کے لئے لڑنا ہوگا۔ ہم میں سے بعض لوگوں کے حقوق غصب کئے جاتے ہیں، یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ بہت سارے لوگوں کو دنیا میں دھمکی دی جاتی ہے اور ہولناک اذیتیں صرف اس لئے دی جاتی ہیں کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کررہے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کو بھی مختلف ممالک میں مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ پاکستان میں احمدیوں نے احمدیوں نے ملک کی آزادی اور ترقی کے لئے قیادت کے رنگ میں خوب کردار ادا کیا۔ اس کے باوجود اس ملک کا کانسٹی ٹیوشن اور قانون ان بنیادی باتوں سے روکتا ہے جیسا کہ وہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہیں یا نمازیوں کی طرح نماز ادا کریں یا قرآن کریم کا کوئی حصہ دوسروں کو سنائیں۔ یا اپنے کسی بھی عقیدہ کی اشاعت کریں۔ احمدیوں کو اس بات سے بھی روکا جاتا ہے کہ وہ مساجد تعمیر کریں۔ جلسہ کریں۔ اس بات سے بھی کہ وہ اپنا ووٹ ڈالیں۔ سب سے بڑھ کر پاکستان اس بات میں بری طرح ناکام ہے کہ وہ احمدیوں اور دوسری اقلیتوں یعنی عیسائیوں، ہندوؤں اور شیعہ کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک ختم کرسکے۔ لیکن احمدیوں کی مخالفت پاکستان تک ہی محدود نہیں، اس جماعت کو انڈونیشیا، سعودی عرب، مصر اور دنیا کے مختلف ممالک میں نہایت مشکلات کا سامنا ہے۔ ان تمام مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ اپنے اصولوں پر مضبوطی سے قائم ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنے پر ہونے والے مظالم کو برداشت کرتی ہے بلکہ وہ ایسی جماعت ہے کہ دوسری اقلیتیں جو ظلم کا شکار ہیں، ان کے حقوق کے لئے بھی لڑتی ہے۔

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں آپ سب کو آپ کی انسانیت کی خدمت پر مبارک باد دیتا ہوں۔ اس بات پر بھی آپ کو مبارک ہو کہ آپ ایسی قدروں کے لئے کھڑے ہوتے ہیں جن کو اہم سمجھتے ہیں۔ ایسی قدریں کہ مرد وزن کو آزادی حاصل ہو اور وہ ایک دوسرے کی قدر اور عزت کرنے والے ہوں۔ ان لوگوں کے حقوق کی طرف متوجہ ہوں جو مظالم کا شکار ہیں۔ انکے حقوق کی ہم حفاظت کریں کہ وہ اپنے مذہب پر جس طرح بھی چاہیں عمل کریں۔

بعد ازاں احمدیہ فرینڈشپ ایسوسی ایشن کی سربراہ جوڈی سگرو نے ایک پریزنٹیشن دی۔ عزّت مآب خلیفۃ المسیح السلام علیکم، امیر صاحب، ممبر آف پارلیمنٹ اور احمدیہ مسلم جماعت کے عزیز دوستو! جو ہماری فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے عزیز ہیں، ان تمام کو السلام علیکم۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں ہونا ہمارے لئے نہایت عزت کا موجب ہے۔ مَیں یہاں آکر بے حد خوش ہوں اور یہاں پر آکر بہت اچھا لگا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کینیڈا کی ایک لمبی تاریخ ہے جو کہ آزادی اور جمہوریت کو دوسرے ممالک تک پہنچانے پر مبنی ہے۔ یہ وہی بات ہے جیسا کہ آپ کی کمیونٹی اس اصول پر گامزن ہے۔ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھ کر مَیں خلیفۃ المسیح کے لئے ایک چھوٹا سا تحفہ لائی ہوں کہ آپ ہمارے پاس یہاں تشریف لائے۔ آپ کے اہم پیغام کا بہت شکریہ۔ آپ نے پارلیمنٹ کے افراد کی راہنمائی کی۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ مَیں آپ کو کینیڈین چارٹر فار رائٹس اینڈ فریڈم کا ایک فریم پیش کرنا چاہتی ہوں جس پر وزیر اعظم صاحب نے دستخط کئے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اسے بہت پسند کریں گے۔ پارلیمنٹرین فرینڈشپ گروپ کی طرف سے میں آپ کو یہ پیش کرنا چاہتی ہوں۔

اس کے بعد 7 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی میں اپنا خطاب فرمایا۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو۔ سب سے پہلے تو مَیں آپ سب کا اور خاص طور پر جوڈی سگرو صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نہ کوئی سیاسی شخصیت ہوں اور نہ ہی کسی سیاسی تنظیم کا لیڈر ہوں بلکہ جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کا سربراہ ہوں جو کہ خالصۃً مذہبی اور روحانی جماعت ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کس کا کیا بیک گراؤنڈ ہے، ہم سب انسانیت کے ناتے متحد ہیں۔ تمام قوموں اور تنظیموں کو انسانی اقدار کے قیام اور دُنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کیلئے مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں۔ اگر انسانی اقدار اور انسانی حقوق کی کسی ایک ملک یا علاقہ میں پامالی ہو تو اس سے دُنیا کے دیگر حصے بھی متاثر ہوتے ہیں اور یہ مظالم پھر مزید بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر دُنیا کے کسی ایک ملک یا ایک علاقہ میں انسانی اقدار قائم ہوں، اچھائی اور خوشحالی ہو تو اس کا مثبت اثر دُنیا کے دیگر علاقوں اور لوگوں پر بھی پڑے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب تو نت نئے ذرائع مواصلات اور نقل وحمل کے ذرائع کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کے بہت قریب آچکے ہیں اور جغرافیائی حدود کے پابند نہیں رہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ ایک دوسرے سے اس قدر منسلک ہونے کے باوجود ہم روز بروز ایک دوسرے سے دُور ہو رہے ہیں۔ یہ انتہائی افسوسناک امر ہے اور دُکھ کا باعث ہے کہ متحد ہونے اور بنی نوع انسان میں محبت پھیلانے کی بجائے دنیا نے نفرت، ظلم اور ناانصافی پھیلانے میں بہت زیادہ کردار ادا کیا ہے۔ لوگ اپنی ناکامیوں کی ذمہ داری خود لینے کو تیار نہیں ہیں۔ ہر شخص دوسرے کو موردِ الزام ٹھہرا رہا ہے اور اپنے سوا ہر ایک کو دُنیا کے اختلافات اور لڑائیوں کا باعث سمجھتا ہے۔ ہم اس وقت انتہائی غیر یقینی صورتحال سے گزر رہے ہیں اور کوئی بھی حقیقی طور پر اندازہ لگا نہیں سکتا کہ ہمارے اِن اعمال کے عارضی اور دُوررس نتائج کیا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت جبکہ دُنیا بھر میں اسلام کا خوف بڑھ رہا ہے، مَیں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اسلام ویسا نہیں ہے جیسا آپ میڈیا میں سنتے ہیں یا دیکھتے ہیں۔ جتنا مجھے اسلام کا علم ہے وہ تو یہی ہے کہ اسلام کی تعلیمات اس کے نام کے موافق ہیں۔ اسلام کے لفظ کا مطلب ہی امن محبت اور ہم آہنگی ہے اور اس کی تمام تعلیمات انہی اعلیٰ اقدار کے گرد گھومتی ہیں۔ تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض مسلمان گروہ ایسے ہیں جن کے اعتقادات اور اعمال بدقسمتی سے اس سے کلیۃً متضاد ہیں، جو اسلام کی بنیادی تعلیمات کے برخلاف اسلام کے نام پر ہولناک مظالم اور دہشت گردی کررہے ہیں۔ پس ان باتوں کے پیش نظر میں آپ کے سامنے اسلام کی سچی اور پُرامن تعلیم پیش کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جگہ جہاں آپ نے مجھے بڑی جرأت سے بلایا ہے یہ کوئی مذہبی جگہ نہیں اور ہوسکتا ہے کہ اکثر آپ میں سے مذہب سے ذاتی دلچسپی نہ رکھتے ہوں لیکن بطور قانون ساز آپ کو بعض اوقات ایسے معاملات پیش آتے ہوں گے جن کا اثر مذہبی لوگوں پر ہوتا ہے۔ اس تناظر میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی آیت 257 میں واضح فرماتا ہے کہ ''دین میں کوئی جبر نہیں'' کیا ہی واضح اور جامع تعلیم ہے جو اپنے اندر آزادی ضمیر اور آزادی مذہب اور آزادی فکر لئے ہوئے ہے۔ پس میرا ایمان ہے اور یہی میری تعلیم ہے کہ ہر انسان کو چاہے وہ کسی بھی ملک، شہر، قصبے یا گاؤں سے تعلق رکھتا ہو مذہب اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے۔ اور پھر ہر فرد کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ پُرامن طریق پر اپنے مذہب کی تبلیغ کرسکے۔ بنیادی

انسانی حقوق میں اس آزادی کی بھی ضمانت ہونی چاہئے۔ اور قانون ساز اسمبلیوں اور حکومتوں کو چاہئے کہ وہ غیر ضروری طور پر ان معاملات میں دخل اندازی نہ کریں ورنہ احتمال ہے کہ ان کی مداخلت کو اشتعال انگیزی کا باعث گردانا جائے اور اس سے مایوسی اور بے سکونی پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کل ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح مسلمان حکومتیں اس طرح کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی کررہی ہیں اور ان ممالک میں عدم استحکام اور اختلافات کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے۔ اس سے صرف انتہا پسند مذہبی رہنماؤں اور دہشت گردوں کو فائدہ ہو رہا ہے، جو لوگوں کی مایوسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بربریت، فساد اور احمقانہ جھگڑوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ تاہم یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ مغربی حکومتیں جو حقیقی جمہوریت کی دعویدار ہیں، بالکل معصوم اور بے قصور ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ مغرب میں بعض اوقات ایسے قوانین اور اصول وضع کئے جاتے ہیں جو کہ عالمی مذہبی آزادی اور برداشت کے علمبردار ہونے کے مغربی دعووں کے منافی ہیں۔ بعض اوقات ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں جو اس نقطہ نظر کے مخالف ہیں کہ مغربی دنیا میں ہر شخص آزاد ہے کہ وہ جو چاہے ایمان رکھے اور اپنے مذہب کے مطابق امن کے ساتھ رہ سکے۔ یہ دانشمندانہ قدم نہیں ہے کہ حکومتیں اور اسمبلیاں لوگوں کے بنیادی مذہبی عقائد اور اطوار پر پابندی لگائیں۔ جیسا کہ حکومتوں کو اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے کہ خواتین کیا لباس پہنتی ہیں، انہیں ایسے قانون وضع نہیں کرنے چاہئیں کہ مذہبی عبادتگاہ کیسی نظر آنی چاہئے۔ اگر وہ اپنی طاقت کا غلط استعمال کریں گے تو اس سے معاشرہ میں زیادہ بے چینی اور مایوسی پھیلے گی اور اگر ان امور کی طرف توجہ نہ کی گئی تو یہ بڑھتے چلے جائیں گے اور معاشرہ کے امن کو نقصان پہنچائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ انتہا پسند طبقہ کو برداشت کرنا چاہئے یا انہیں اپنے خیالات اور عقائد کی پیروی کی اجازت دینی چاہئے۔ جہاں بھی اور جب بھی کوئی شخص اپنے مذہب کو بنیاد بنا کر ظلم کرے، ناانصافی کرے، دوسروں کی حق تلفی کرے ریاست کے خلاف کام کرے یا کسی بھی طور سے ملکی سالمیت کو متاثر کرے تو یقیناً یہ حکومت اور حکام کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام ایسی منفی سرگرمیوں کو سختی سے روکے۔ ایسے حالات میں حکومت اور ممبرانِ اسمبلی اور دیگر متعلقہ حکام کے لئے یہ بالکل جائز ہے کہ ایسے لوگوں کی بیخ کنی کرے اور ملکی قانون کے مطابق ان کو سزائیں دے۔ تاہم میری نظر میں یہ بات غلط ہے کہ ایسے مذہبی عقائد اور اطوار جن پر پُرامن رہتے ہوئے عمل کیا جارہا ہے ان میں غیر ضروری طور پر ریاست مداخلت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام جسے ہم جانتے ہیں اور جس پر ہم ایمان لاتے ہیں، وہ تو ہمیں سکھاتا ہے کہ بطور مسلمان وطن سے محبت کرنا تمہارے ایمان کا ایک لازمی جزو ہے۔ اسلام کے مطابق کسی کا ملک وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے اور جہاں سے وہ فوائد حاصل کرتا ہے اور جب ایسی تعلیم مسلمانوں کے دل و دماغ میں راسخ ہوگی تو اس کیلئے ناممکن ہوگا کہ وہ اپنے ملک کیلئے بُرا سوچے یا اپنے ملک کے نقصان کا خواہاں ہو۔

اسلام کے مطابق نہ صرف ملکی قانون ایسے لوگوں کو سزا دے گا جو اپنے ملک کے خلاف قدم اٹھاتا ہے بلکہ ایسے لوگ یقینی طور پر خدا کے حضور بھی جواب دہ ہیں اور خدا تعالیٰ ان سے ان کے بداعمال اور غداری کا محاسبہ کرے گا۔ چنانچہ ایک حقیقی مسلمان سے ڈرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کسی حکومت کو ضرورت ہے کہ وہ معمولی مذہبی امور اور طریقوں کے خلاف قوانین بنائے جن سے افرادِ معاشرہ یا ریاست کو کوئی نقصان اور خطرہ نہیں۔ ایسے معاملات پر قانون سازی کرنے کو یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ غیر ضروری مداخلت ہے اور اس آزادی کو پامال کرنا ہے جس کی پاسداری کا مغرب بڑے فخر سے دعویٰ کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ ہر فرد کو اپنی ذات میں مکمل آزادی اور خودمختاری کا پورا حق ہے۔ ایسی غیر منصفانہ مداخلت بلاشبہ کوئی مثبت نتیجہ ظاہر نہیں کرسکتی۔ اس سے صرف بے چینی، بے سکونی اور بداعتمادی بڑھے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ حکومت اور ممبرانِ اسمبلی کا کام ہے کہ اپنی قوموں کے محافظ کے طور پر وہ اپنے شہریوں کے حقوق پامال کرنے کی بجائے ایسے طریق پر قانون سازی کریں جس سے ان کے شہریوں کے حقوق قائم ہوں۔ اس پر فوری عمل درآمد ہونا چاہئے تاکہ تمام لوگوں کے حقوق ہمہ وقت قائم رکھے جاسکیں خواہ وہ مسلمان ہوں، عیسائی ہوں، ہندو ہوں، سکھ ہوں یا اور کسی مذہب کے ہوں یا لامذہب ہوں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ یہ بڑی دکھ کی بات ہے کہ مسلمان ملکوں اور بعض غیر مسلم ترقی یافتہ ممالک میں بھی بعض ایسی پالیسیاں بنادی گئی ہیں جو کہ آزادی کے بنیادی اصولوں کی جڑ کاٹنے والی ہیں جس سے عوام کے مختلف طبقات میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے اس لئے بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ دکھاوے کی بجائے بڑی تصویر کو سامنے رکھیں اور دیکھیں کہ کس طرح وہ اپنے ملکوں میں امن قائم کرسکتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کا ملک اور باقی دنیا متحد ہوجائے اور ہمیشہ خوشحالی کی طرف گامزن رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن بدقسمتی کی بات ہے کہ بجائے یہ کہ وہ مستقبل کے بارے میں سوچیں، لگتا ہے کہ اکثر حکمران اور حکومتیں اقتدار حاصل کرنے کی دوڑ اور دوسروں پر اپنی فوقیت ثابت کرنے کی جنگ میں لگی ہوئی ہیں۔ نتیجتاً اقتدار اور برتری کی اس ہوس کی وجہ سے وہ بڑھ چڑھ کر اپنے شہریوں کے ذاتی اور مذہبی معاملات میں دخل اندازی کررہی ہیں۔ ایسی پالیسیاں غیر ضروری ہیں اور دنیا کو مزید عدم استحکام کی طرف لے کر جانے والی ہیں۔ خاص طور پر اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ہم پہلے ہی بہت سی مشکلات اور مسائل کا سامنا کررہے ہیں جو کہ معاشرے کے امن کیلئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر کہا جاتا ہے کہ ماحولیات میں تبدیلی بھی انسانی آبادی کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی دنیا غیر یقینی کی صورت حال سے دوچار ہے۔ پھر دنیا کے اکثر حصوں میں عدم تحفظ اور بدامنی کا بھی مسئلہ بنا ہوا ہے۔ یہ تمام مسائل غیر منصفانہ حکمت عملی، عدم مساوات اور عدم توازن کا نتیجہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ہم ماحولیاتی تبدیلی کو ہی لے لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ گلوبل وارمنگ کی ایک بڑی وجہ مغرب میں آنے والا صنعتی انقلاب اور کثرت کے ساتھ جنگلات کا کاٹا جانا ہے۔ اب جبکہ یہ ممالک ترقی یافتہ بن چکے ہیں تو کاربن میں کمی اور دوسری صنعتی پابندیوں کا مطالبہ کررہے ہیں۔ تاہم ایسے قواعد وضوابط چائنا اور ہندوستان جیسی ابھرتی ہوئی طاقتوں کی ترقی کو سست اور ان میں رکاوٹ پیدا کریں گے۔ اس لئے یہ ابھرتی ہوئی طاقتیں ان پابندیوں کو غیر منصفانہ اور منافقانہ تصور کرتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ بڑی طاقتوں کی طرف سے ان کی ترقی کو روکنے اور انکی طرف سے ''ورلڈ آرڈر'' کو چیلنج کرنے کے خلاف ایک قدم ہے۔ اس لئے ماحولیاتی تبدیلی کا مسئلہ صرف ماحولیات تک محدود نہیں بلکہ یہ دنیا کی بدامنی میں ایک اہم کردار ادا کررہا ہے اور قوموں کے درمیان تناؤ بھی پیدا کررہا ہے۔ اسی طرح عالمی اقتصادی مسائل کے تناظر میں اب ماہرین یہ بات ماننے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ مختلف حکومتوں کی غیر دانشمندانہ پالیسیاں اور اقتصادی غیر یقینی صورتحال اب اس موڑ پر آچکی ہے جہاں یہ امن عالم کو بھی خطرہ میں ڈال رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان وجوہات کے علاوہ اور بھی بہت سے عوامل ہیں جو دنیا کے امن پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کا تانا بانا خودغرضی اور غیر منصفانہ پالیسیوں سے جا کر ملتا ہے جو مختلف ممالک نے نافذ کی ہوئی ہیں۔ بہر حال ان خطرات کے پیش نظر دنیا ایک بڑی تباہی کیطرف بڑھ رہی ہے۔ اس عدم استحکام کی وجہ سے حکومتوں اور عوام دونوں کی پریشانی اور خوف میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس بہت سے تکلیف دہ مسائل ہیں اور دنیا کو سمجھ نہیں آرہی کہ کس مسئلہ کو سب سے پہلے لیا جائے۔ کیا وہ گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی تبدیلیوں پر پہلے توجہ دیں یا معاشی مسائل پر بات کریں یا پھر دہشتگردی، انتہا پسندی سے جنگ کو سب سے اُوپر رکھیں۔ یا پھر وہ حال ہی میں شام میں پیدا ہونے والے حالات کو دیکھیں جہاں روس اور امریکہ کھلم کھلا ایک دوسرے کے خلاف باتیں کررہے ہیں؟ یا پھر بالکل حال ہی میں یمن اور امریکہ میں ہونے والے تنازعہ کو لیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے نزدیک ہمارے سامنے اس وقت سب سے نازک اور ضروری مسئلہ دنیا میں امن کا فقدان ہے اور انتہائی افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ممالک اس فساد اور عدم استحکام کا مرکز بنے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے مذہب نے انہیں امن کے قیام کیلئے نہایت اعلیٰ تعلیمات دی ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی سورۃ المؤمنون کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''حقیقی مومن وہ ہیں جو کہ اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔'' حکومتوں کی چابیاں حکمرانوں کے سپرد کرنا ایک بہت بڑی امانت ہے۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ملکوں کے یہ حکمران وفاداری اور کامل انصاف کے ساتھ اپنی قوم کی خدمت کرنے کا عہد کرتے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر معاملات میں بڑے بڑے وعدے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اور ان پر عمل درآمد نہیں کیا جاتا۔ اس لئے اگر قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کیا جاتا تو حکومتوں اور عوام الناس کے مابین کسی قسم کے اختلافات اور تنازعات نظر نہ آتے۔ نیز اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 میں فرماتا ہے کہ اگر ایک قوم یا فرد کی دوسری قوم یا فرد سے دشمنی ہو تب بھی عدل و انصاف کا سلوک کرنا چاہئے خواہ کیسے ہی حالات ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے۔ جبکہ آج کل ہم معاشرے کے ہر طبقہ میں لوگوں اور حکومتوں کے درمیان عدل و انصاف کی بجائے معاشرتی بے انصافی اور حق تلفی ہی دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح کی عدم مساوات براہِ راست دنیا کے امن و امان پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ پھر قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کسی قوم یا اقوام کا ایک دوسرے کے ساتھ تنازعہ ہو تو ہمسایہ اور دوست اقوام کو ان میں صلح کروانی چاہئے۔ اگر بات چیت کے ذریعے سے امن قائم نہ ہوسکے تو تمام اقوام کو ظلم کرنے والی قوم کے خلاف متحد ہو کر اسے روکنا چاہئے۔ تب اگر ظالم قوم انصاف پر قائم ہوجائے تو پھر اس پر بے جا پابندیاں نہیں لگانی چاہئیں اور نہ ہی اس کی ہتک کی جانی چاہئے بلکہ اس اچھائی کی وجہ سے ایسی قوم کو آگے بڑھنے کا موقع دیا جانا چاہئے تا دیرپا امن کا قیام ممکن ہوسکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ہم مسلم ممالک کے درمیان موجودہ تنازعہ کا جائزہ لیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ظالم کے خلاف متحد ہونے والے اصول کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اگر ہمسایہ ممالک اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر اور غیر جانبداری کے ساتھ بیچ میں پڑتے تو بہت عرصہ پہلے ہی یہ مسائل حل ہوچکے ہوتے۔ تاہم موجودہ بدامنی کی وجہ صرف اسلامی ممالک ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے اس گلوبل ویلیج میں رہنے والے دوسرے ممالک کا بھی اس بدامنی میں اہم کردار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر دنیا کی بڑی طاقتوں نے ہر دور میں انصاف سے کام لیا ہوتا تو آج ہمیں ان فسادات کا سامنا نہ کرنا پڑتا، نہ داعش اور نہ ہی شام اور ایران کے شدت پسند گروپ ظاہر ہوتے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دنیا کی بعض بڑی طاقتوں نے امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا نہیں کیا بلکہ ایسی حکمت عملیاں اختیار کیں جن میں ان کا اپنا مفاد شامل تھا۔ مثال کے طور پر بعض مغربی ممالک کی نظر ہمیشہ عرب ممالک میں پائے جانے والے تیل کے ذخائر پر رہی ہے اور یہ بات بڑے لمبے عرصہ تک ان کی پالیسیوں پر اثر انداز رہی ہے، جس کے نتیجہ میں ان ممالک نے ممکنہ نتائج کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی تعداد میں عرب ممالک کو اسلحہ فروخت کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں جو بھی کہہ رہا ہوں یہ کوئی نئی اور ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ یہ دستاویزاتی طور پر موجود حقائق ہیں۔ مثلاً 2015ء میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جانب سے شائع کی جانے والی رپورٹ کے مطابق ''دہائیوں کی اسلحہ کی بے خوف وخطر تجارت نے داعش کی انتہا پسند کارروائیوں کو جنم دیا ہے۔'' اس رپورٹ کے مطابق اکثر اسلحہ جو کہ داعش استعمال کر رہی ہے روس اور امریکہ میں استعمال ہوتا تھا۔ مزید برآں آرمس کنٹرول اَیٹ ایمنسٹی کے ایک محقق مسٹر پیٹرک ویلکن نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ''نت نیا اور مختلف قسم کا اسلحہ جو کہ داعش کے استعمال میں ہے ایک واضح مثال ہے کہ اسلحہ کی غیر محتاط تجارت کس طرح بڑے پیمانے پر مظالم کا باعث بنتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلمان ممالک کے پاس ایسے جدید ہتھیار بنانے والی اسلحہ کی اعلیٰ فیکٹریاں نہیں ہیں جو مشرقِ وسطیٰ میں استعمال ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مسلمان دنیا میں جو جنگی ساز وسامان استعمال کیا جارہا ہے اس کا ایک بڑا حصہ باہر سے برآمد کیا جارہا ہے۔ اگر بڑی طاقتیں اسلحہ کی خرید وفروخت بند کردیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنگ میں شامل حکومتوں، باغیوں اور دہشت گردوں کی اسلحہ کی سپلائی لائن کاٹ دی گئی ہے تو اس قسم کے تصادم کو فی الفور ختم کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہر ایک جانتا ہے

کہ سعودی عرب یمن کے خلاف جنگ میں مغرب سے خریدا ہوا اسلحہ استعمال کر رہا ہے جس سے عورتوں اور بچوں سمیت ہزاروں معصوم شہری مارے جا رہے ہیں اور بے انتہا تباہی آ رہی ہے۔ بالآخر ہتھیاروں کی اس قسم کی تجارت کا کیا نتیجہ ہوگا؟ یمن کے لوگ جن کی زندگیاں اور مستقبل تباہ کئے جا رہے ہیں وہ نہ صرف نفرت لئے ہوں گے اور سعودی عرب سے بدلہ لیں گے بلکہ وہ سعودی عرب کو ہتھیار مہیا کرنے والوں کے خلاف اور بالعموم مغرب کے خلاف بھی متنفر ہو جائیں گے۔ انکی نوجوان نسل کے پاس مستقبل کی کوئی امید نہ ہوگی اور اتنے گھناؤنے مظالم کو دیکھتے ہوئے یہ نوجوان شدت پسندی کی طرف مائل ہو جائیں گے اور اس طرح دہشت گردی اور شدت پسندی کا ایک نیا خوفناک دور شروع ہو جائے گا۔ ان تباہ کن اور گھناؤنے نتائج کے سامنے چند کروڑ ڈالرز کی کیا حیثیت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ نہ صرف آج مسلمان ممالک کیلئے خطرہ ہے جو کہ اس وقت دنیا کے فسادات کا مرکز بنے ہوئے ہیں بلکہ اس کا دائرہ کار اس سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔ جیسا کہ ہم پیرس، برسلز اور امریکہ میں ہونے والے حالیہ دہشت گردی کے حملے دیکھ چکے ہیں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی گزشتہ دو سالوں میں چھوٹے پیمانے پر دہشت گردی کے واقعات سامنے آئے ہیں جس سے آپ سب بخوبی آگاہ ہوں گے۔ بے شک کینیڈا عرب ممالک سے ہزاروں میل دور واقع ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں پتہ ہے کہ مسلمان نوجوان یہاں سے دہشت گرد گروپوں میں شامل ہونے کیلئے شام اور عراق جا پہنچے ہیں۔ سب سے بڑھ کر خطرہ کی بات یہ ہے کہ کینیڈا حکومت کے اپنے اعداد وشمار کے مطابق شام اور عراق جانے والوں میں سے بیس فیصد عورتیں ہیں جس کا مطلب ہے کہ یہ عورتیں نہ صرف خود انتہا پسندی کا شکار ہوئی ہیں بلکہ وہ اپنے بچوں کے ذہنوں کو بھی زہر آلود کر دیں گی۔ اس دہشت گردی اور انتہا پسندی سے نپٹنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی وجوہات اور علامات کا جائزہ لیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مغرب میں رہنے والے مسلمانوں میں سے اکثر کو حقیقی اسلام کا علم ہی نہیں ہے یا اسلامی تعلیمات کی بنیادی سمجھ بوجھ ہی نہیں ہے۔ پس ان کی یہ انتہا پسندی کسی عقیدہ یا نظریہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی محرومیوں کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں آن لائن radicalisation یا مساجد میں نفرت آمیز تعلیم دینے یا شدت پسندانہ لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ مغرب میں رہنے والے نوجوان مسلمانوں کی شدت پسندی اختیار کرنے کی ایک بڑی وجہ معاشی بحران بھی ہے اور کئی شائع شدہ رپورٹوں نے اس بات کی توثیق کی ہے۔ مسلمان نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جنہوں نے ڈگریاں تو لے لی ہیں لیکن اپنی اس تعلیم کے باوجود ان کو موزوں نوکریاں نہیں ملیں جس کی وجہ سے وہ بالکل الگ تھلگ ہو کر رہ گئے ہیں۔ چنانچہ ان معاشی مشکلات کی وجہ سے وہ شدت پسند مولویوں اور دہشت گرد بھرتی کرنے والوں کا آسان شکار بن گئے۔ اس لیے اگر نوجوانوں کو بہتری کے مواقع پیدا کیے جائیں اور انہیں ملازمتیں مل جائیں تو یہ ملک کو پر امن اور محفوظ بنانے کا ذریعہ بن جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر عالمی سطح پر صرف بڑی طاقتوں اور اقوامِ متحدہ جیسے عالمی اداروں نے ہر حال میں اپنے بنیادی اصولوں پر حقیقی طور پر عمل کیا ہوتا تو ہم دنیا کے اکثر حصوں میں دہشت گردی کا مہلک مرض نہ دیکھتے اور نہ ہی دنیا کے امن اور تحفظ کو مسلسل برباد کیا جا رہا ہوتا اور ہم پناہ گزینوں کا یہ سنگین مسئلہ نہ دیکھتے جس نے یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں میں خوف و ہراس پھیلایا ہوا ہے۔ لاکھوں معصوم لوگ بھاگ کر یورپ آ پہنچے ہیں۔ ان میں سے ہزاروں لوگ یہاں کینیڈا میں بھی اُن دہشت گردوں سے بچ کر آئے ہیں جنہوں نے اُن کے ملکوں کو زہر آلود کر دیا ہے۔ گو کہ ان پناہ گزینوں میں زیادہ تر شریف لوگ ہی ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے حال ہی میں یورپ اور کچھ حد تک یہاں شمالی امریکہ میں بھی دیکھا ہے کہ ایک دو منفی واقعات بھی ان ملکوں میں خوف و ہراس پھیلانے کیلئے کافی تھے۔ پس ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں کس قدر بے یقینی کی حالت ہے اور کس طرح نفرت اور بے چینی دنیا کے اکثر حصوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ میں پھر سے کہوں گا کہ اس کی بنیادی وجہ عدل وانصاف کا نہ ہونا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس عدل وانصاف کی کمی کی وجہ سے عالمی معاشی بحران بھی پیدا ہو گیا ہے اور گزشتہ چند سالوں میں امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ترقی یافتہ اور امیر قوموں نے بے شک غریب ممالک میں سرمایہ کاری کی ہے لیکن انہوں نے ان ملکوں کی ترقی کے نام پر ذاتی مفادات کو ترجیح دی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کو چاہئے تھا کہ وہ لالچ اور غریب ممالک کے حقوق کے استحصال کی بجائے ان کے حقوق کی حفاظت کرتے اور ان کی ترقی کے لیے کوشش کرتے۔ انہیں غریب ممالک کے لوگوں کی خلوصِ دل کے ساتھ مدد کرنی چاہئے تھی تا کہ وہ عزت اور وقار کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے۔ لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کی سورۃ طٰہٰ کی آیت 132 میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ''تم دوسروں کے مال ومتاع کی طرف اپنی لالچ سے بھری ہوئی نظروں سے نہ دیکھو'' اگر ساری دنیا صرف اسی ایک اصول پر کار بند ہو جاتی تو دنیا کا معاشی نظام عدل وانصاف پر قائم ہو جاتا۔ منافع مساوی طور پر تقسیم ہوتا اور یہ قومیں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت کا معاوضہ حاصل کرنے والی بن جاتیں اور پھر ہم یہ انصاف دیکھتے کہ حریص بن کر ہر قیمت پر دولت اور طاقت حاصل کرنے کی بجائے عالمی تجارت کے پیچھے انسانی حقوق ادا کرنے کی لگن ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس بے انصافی کی ایک مثال ہمیں دنیا کی سیاست میں بھی ملتی ہے۔ بعض ملکوں میں تو آمریت اور غیر منصفانہ حکومتیں قائم ہیں۔ لیکن بڑی طاقتیں ان کے ظلم وبربریت سے بالکل لاتعلق بنی ہوئی ہیں کیونکہ یہ حکومتیں ان کا ساتھ دے رہی ہیں اور ان کے مفادات حاصل کرنے میں ان کی مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ لیکن دوسری طرف ایسے ممالک جن کے لیڈرز ان بڑی طاقتوں کے سامنے سر نہیں جھکاتے تو وہاں باغیوں کی بڑی خوشی سے مدد کی جاتی ہے یہاں تک کہ ان حکومتوں کی تبدیلی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ ساری حکومتیں اپنے لوگوں کے ساتھ ایک جیسا ہی سلوک کر رہی ہیں۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ ان میں سے بعض حکومتیں بڑی طاقتوں کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں جبکہ بعض نہیں کر رہیں۔ مؤخر الذکر میں عراق اور لیبیا آتے ہیں جن کی حکومتیں مغربی پالیسی کے نتیجہ میں ختم کر دی گئیں۔ اسی طرح گزشتہ چند سالوں میں سیریا میں بھی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کینیڈا کا عراق کی جنگ میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ درست تھا اور میں کینیڈا کی حکومت کے اس فیصلہ سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ جب تک اس تنازعہ کے خاص حالات اور اس کو حل کرنے لئے ذرائع واضح نہیں ہو جاتے اس وقت تک سیریا میں فضائی حملوں کو بند کر دینا چاہئے۔ بڑے پیمانہ پر اقوامِ متحدہ کو بھی سیاست، ناانصافی اور یک طرفی سے لاتعلق ہو کر دنیا میں امن کے قیام کیلئے کردار ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے امید ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اقوامِ متحدہ اور دنیا کی دوسری قوموں کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے تا کہ حقیقی اور دیر پا امن کا قیام ہو سکے۔ اس کے علاوہ تو کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ اگر یہی حالات جاری رہے تو دنیا تو پہلے ہی ایک جنگِ عظیم کی صورت میں ہونے والی بڑی تباہی کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کے حکمرانوں اور پالیسی سازوں کو حکمت عطا فرمائے تا کہ ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے لیے اپنے پیچھے ایک ایسی دنیا چھوڑ کر جائیں جو امن اور خوشحالی کی دنیا ہو نہ کہ تباہ شدہ اقتصادی نظام اور معذور بچے۔

آخر پر میں ایک مرتبہ پھر یہاں دعوت دینے پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 37 منٹ تک جاری رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب جونہی ختم ہوا، ہال میں موجود تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس کے بعد ڈنر کا پروگرام ہوا۔ تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد تمام مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے۔ شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ ان مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر مسجد بیت النصیر تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

آج پارلیمنٹ ہل میں حضور انور کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ حضور کا خطاب مہمانوں کے دلوں تک پہنچا اور بہت سے مہمان اپنے خیالات اور دلی جذبات کا اظہار کیے بغیر نہ رہ سکے۔

ممبر پارلیمنٹ کارلا کالٹروف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: تقریر نہایت اہمیت کی حامل اور موثر تھی۔ ہمیں اس طرح کی اور مجالس کی ضرورت ہے تا کہ امن وامان میں اضافہ ہو۔ میرے علاقہ میں احمدیہ جماعت یہ کام کر رہی ہے اور اس سے بہت فرق پڑا ہے۔

ممبر پارلیمنٹ ''نکولا ڈی اوریو'' نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کی شخصیت باکمال تھی اور الفاظ نہایت مؤثر کن۔ آپ کی تقریر نہایت شاندار تھی جس میں تمام دنیاوی مسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کیا۔ آپ نے مذہب کے پس منظر میں دنیا کے مسائل پر روشنی بھی ڈالی۔ جماعت احمدیہ ایک زبردست جماعت ہے اور مذہبی تنظیموں کے لئے ایک مثال ہے۔ حضور اقدس نے ہمیں اس طرف بھی متوجہ کیا کہ ہمیں مذہبی معاملات میں برداشت ہونی چاہئے اور یہ کہ جارحیت کا نتیجہ مزید جارحیت ہوتی ہے۔ ہم ایک بڑی تبدیلی لا سکتے ہیں اگر ہم سب اس ایک وصف کو اختیار کریں یعنی برداشت۔ میں حیران ہوں کیونکہ میرا خیال تھا کہ حضور چند الفاظ شکر گزاری کے ادا کر کے بیٹھ جائیں گے لیکن جو تقریر آپ نے بیان فرمائی شاید ہی میں نے اس سے بہتر کوئی تقریر سنی ہو۔ انہوں نے ان تمام مسائل جن کا سامنا تمام دنیا کو ہے، پر روشنی ڈالی جیسے کہ آب وہوا میں تبدیلی، اقتصادی مسائل، خانہ جنگی اور آپ نے بیان کیا کہ اس کی بنیادی وجہ ناانصافی ہے۔ آپ نے آج کل کے مسائل کے حل بھی بیان فرمائے جیسے آپ نے فرمایا کہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ یا اسلحہ کی خرید وفروخت۔ مجھے آج کے پروگرام میں شامل ہو کر بے حد خوشی ہوئی اور میں اس امن کے سفیر کے بیان کو سن سکا۔ یہ تن تنہا تمام دنیا کو اسلام سے متعارف کروا رہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ امرجیت سوہی نے کہا: یہ میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں حضور اقدس کے الفاظ میں اسلامی تعلیمات سن سکا اور یہ کہ ہم کس طرح اپنے معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اس پیغام کا مجھ پر گہرا اثر ہوا کیونکہ میں خود مہاجر ہوں اور خود تجربہ کر چکا ہوں کہ ریسزم کا انسان پر کیا اثر ہوتا ہے۔ میرے لئے سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہمیں ایسا معاشرہ قائم کرنا ہے جس میں ہم ایک دوسرے کے اختلافات کو برداشت کریں اسکے ساتھ ہمیں عدل وانصاف قائم کرنا ہوگا۔ ہم سب کو مل کر اسلام کے خلاف نفرت کو اور ہر طرح کی نفرت کو روکنا ہے۔

ممبر پارلیمنٹ گریگ فارگس نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: تقریر کا مجھ پر گہرا اثر ہوا اور مجھے جان کر خوشی ہوئی کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ یہ تقریر مجھے بہت پسند آئی کیونکہ اس میں ان تمام اقدار کا ذکر تھا جن پر میرا یقین ہے یعنی آزادی، برداشت اور امن۔ میں ایک باعمل عیسائی ہوں اور رومن کیتھولک چرچ سے تعلق رکھتا ہوں اور جو پیغام آج دیا گیا ہے میرا بھی اسی پر ایمان ہے۔ حضرت اقدس اور احمدیہ جماعت ہماری کمیونٹی میں مختلف مسائل حل کرنے میں بہت معاونت کرتی ہے۔

ممبر پارلیمنٹ فیصل الخوری نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں اور وہ تمام خدمات جو آپ کی جماعت انسانیت کی کرتی ہے میں اس کیلئے دل سے ممنون ہوں اور امید ہے کہ یہ کام اسی طرح جاری رہے گا۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ احمدیہ جماعت کے بہت سے لوگ میرے دوست ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ خلیفہ کو لمبی صحت وسلامتی والی عمر نصیب ہو اور وہ اپنے کام کو خوش اسلوبی سے ادا کرتے چلے جائیں۔

میری فرانس لیلوند نے کہا: یہ ہمارے لیے باعث فخر ہے کہ مجھے خلیفہ کا خطاب جو نہایت پر حکمت تھا سننے کا موقع ملا اور دنیا کے امن وسلامتی کا جو نظریہ حضور کا ہے وہ بھی سننے کا موقع ملا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ خلیفہ تمام دنیا میں یہ پیغام خود پہنچا رہے ہیں اور یہ خاص طور پر ضروری ہے کیونکہ لاعلمی ڈر پیدا کرتی ہے اور حضور اپنی

ذاتی مصروفیات میں سے وقت نکال کر یہ پیغام لوگوں تک پہنچارہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ جوڈی سگرو نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہم تمام پارلیمنٹ کے ممبران کیلئے حضور کی تقریر نہایت متاثر کن تھی۔ حضور کی تقریر نصائح سے پر تھی کہ ہم کس طرح تیسری جنگ عظیم سے بچ سکتے ہیں۔ یہ بات حضور کے خطاب سے واضح تھی کہ ہمیں اس تباہی سے بچنے کیلئے ایک دوسرے سے تعاون اور محنت کی ضرورت ہے۔ آپ کا ہی وہ پیغام ہے جو اس وقت ساری دنیا کو پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام مذاہب ان چھ الفاظ کے بارہ میں سوچیں۔ ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے تا کہ وہ اپنے پیغام کو پھیلاتے چلے جائیں۔

چیف امام اور سکالر محمد جیبا را نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں ایک سنی امام ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اس تقریر نے دنیا میں قیام امن کی بنیاد رکھی ہے۔ اس تقریر کی آج کی دنیا میں اشد ضرورت ہے۔ خلیفہ کی تقریر حکمت سے پُر تھی کیونکہ آپ نے کسی ایک فریق پر الزام نہیں لگایا بلکہ فرمایا کہ دنیا کی بے چینی تمام گروہوں کی کمزوریوں کی وجہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو قبول کرنا چاہئے اور پھر بہتری کی طرف قدم اُٹھانا چاہئے۔ الغرض آپ نے اپنے خطاب میں اُس اسلامی تعلیم کی طرف توجہ دلائی کہ کوئی انسان غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ نہایت اعلیٰ تقریر اور برموقع۔ حضور نے بہت سے ایسے مضامین بیان فرمائے جن کی ضرورت تھی اور قانون ساز لوگوں کو متبادل حل بتائے۔ حضرت اقدس نہایت دور اندیش اور نہایت متوازن سوچ کے حامل ہیں۔ آپ نے جو یہ فرمایا کہ انصاف کے قیام میں توازن ہونا چاہئے۔ آپ نے اسلامی نظریہ کو نہایت خوبصورت رنگ میں پیش فرمایا اور بہت سے مشکل پہلوؤں کو اس خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ لوگوں کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ پہنچے۔

ممبر پارلیمنٹ کیون وا نے کہا: نہایت دلچسپ گفتگو تھی حضور کے کلام کی رفتار بہت مناسب تھی کہ سامعین کو ان کا پیغام جذب کرنے کا موقع ملے۔ حضور نے مختصر الفاظ میں بہت سے عناوین پر روشنی ڈالی۔ میں خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوا کہ آپ نے اپنی تقریر میں بہت سے حوالے قرآن کریم سے پیش کیے۔ بحیثیت ایسے شخص کے جس کی دینی معلومات بہت کم ہے یہ ایک خوش کن پہلو تھا جس سے علم میں بھی اضافہ ہوا۔

ہائی کمشنر جمیکا جینس میلر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ جو بات خلیفہ نے کہی کہ تمام لوگوں کو حق حاصل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ رہیں۔ ایسے پیغامات جن میں امن، برداشت اور آزادی کا پیغام ہو آج کل کے دور میں نہایت ضروری ہیں۔

جرمن سفیر ورنر ویںٹ نے کہا: جن الفاظ میں حضور اقدس نے مستقبل کی تصویر کشی کی ہے ہم سب بھی ایسے ہی پر امن مستقبل کے خواہاں ہیں۔ اس تقریر سے ہم یہ سمجھ سکے ہیں کہ اسلام پر امن مذہب ہے اور ہم سب یورپ میں آنے والوں کے ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔ آپ کی تقریر کا سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہم سب کو دنیا کی بہتری کیلئے کوشش کرنی ہوگی اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ عوام الناس کو انفرادی طور پر اپنی اپنی زندگیاں گزارنے کی اجازت ہو۔

ممبر پارلیمنٹ کرسٹی ڈنکن نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ صاحب کے ساتھ جو وقت ملا وہ بہت ہی پُر اثر اور عاجز کرنے والا تھا۔ ایک بات جو خاص طور پر میرے دل کو لگی وہ یہ کہ جو ایک بار دوست بن جائے وہ ہمیشہ کے لئے دوست ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کئی پہلو بیان فرمائے۔ مثلا عدل و انصاف، امن، نوجوان، اقوام متحدہ اور ہم سب کو مل کر انسانیت کی بہتری کے لئے کوشش کرنا۔ احمدیہ جماعت میرے لئے ایک مہربان فیملی کی طرح ہے۔

گارنیٹ جینس نے کہا: عظیم پیغام تھا کہ کس طرح مذہب اور مذہبی رہنما معاشرے میں قیام امن اور عصر حاضر کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ آپ نے یہ بات بھی اجاگر کی کہ کس طرح اسلحہ کی خرید و فروخت کو کنٹرول کر کے ہم ایک دوسرے کے ساتھ امن سے رہ سکتے ہیں۔ عموماً ہم ایک دوسرے پر الزامات تراشتے رہتے ہیں لیکن حضور اقدس نے وضاحت فرمائی کہ کس طرح مغرب اور دوسرے ممالک اپنے اپنے کردار ادا کرتے ہوئے دنیا کی حالت بہتر بنا سکتے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ راج سینی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کا اس بات پر زور دینا کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے نہایت اہم تھا اور جو مسلمان اس امن کے پیغام کی پیروی نہیں کرتے وہ سچے مسلمان نہیں۔

ممبر پارلیمنٹ ماجد جوہری نے کہا: تقریر کا اہم حصہ یہ تھا کہ دنیا میں قیام امن کس طرح ہو سکتا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے جس کو ہم سب نے مل کر حل کرنا ہے اور بھی بہت سے چیلنج ہیں معاشرتی بحران اور دہشت گردی ان سب کیلئے ہمیں سخت محنت اور مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

سینئر امیگریشن جج اور اس سال کے سر ظفر اللہ خان ایوارڈ حاصل کرنے والے لوئیس آر برنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: نہایت صاف زبان میں حضور نے ہماری کمیوں اور کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ساتھ مغربی معاشرے کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی اور یہ کہ بعض دفعہ ان کے عوامل میں منافقت ہے اور اقلیتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔

اوٹاوا پولیس کے نمائندہ ڈیو زکریا نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے لیے حضور کی موجودگی میں ہونا باعث اعزاز ہے۔ حضور نے اپنے خطاب میں انتہا پسندی اور دوسرے معاشرتی مسائل پر روشنی ڈالی اور ان کی بنیادی وجوہات کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور اس طرف بھی توجہ دلائی کہ کون سے ممالک دہشت گردوں کے مدد ہیں اور اسلحہ فراہم کر رہے ہیں جن کی وجہ سے خانہ جنگی اور تشدد ہو رہا ہے۔

کولیشن آف پروگریسو کینیڈین مسلمز کی صدر سلمہ صدیقی نے کہا: میں اس بات سے بہت متاثر ہوئی کہ حضور نے نہایت باریکی میں جا کر اس طرف توجہ دلائی کہ اگر عورتوں میں انتہا پسندی آئے گی اور وہ دہشت گردی کی طرف جائیں گی تو نہ صرف وہ خود بلکہ ان کی اولاد بھی اس سے متاثر ہوگی۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں اس کمیونٹی کا حصہ ہوں اس لیے باوجود یہ کہ میرا پاؤں ٹوٹا ہوا تھا پھر بھی میں اس پروگرام میں شامل ہوئی۔

شان تاثیر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور کی تقریر سنی ہے انتہائی بولڈ بیان تھا اس سے پہلے کبھی ایسا بیان نہیں سنا۔ اور اس کی وجہ یہ کہ خلیفہ کے ہاتھ میں کشکول نہیں ہے اور انہوں نے مغرب کو ان کی اصلیت دکھائی۔ حضور کی تقریر میرے دل کی آواز تھی۔

ایک سکھ مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں سمجھ رہا تھا کہ کوئی روحانی موضوع پر تقریر ہوگی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج جو تقریر حضور نے فرمائی وہ تاریخ میں نہایت سنہری الفاظ میں لکھی جائے گی۔ جب میں نے اس بارہ میں سوچا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ایک نہایت روحانی شخص ہی اتنی طاقت ور تقریر کر سکتا ہے۔ اور جب میں نے اس پر مزید تدبر کیا تو معلوم ہوا کہ یقیناً ایک روحانی شخص ہی اس دلیری کے ساتھ یہ تقریر کر سکتا ہے اور آپ کی اس شجاعت نے ثابت کر دیا کہ آپ ایک روحانی شخصیت ہیں۔ حضور نے ایک مغربی پارلیمنٹ میں کہا کہ دنیا کی بے چینی میں مغربی ممالک کا بھی ہاتھ ہے۔ مثلاً انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ اسلحہ جو مغربی ممالک بیچتے ہیں وہ دہشتگردوں کے ہاتھ میں کیسے پہنچ جاتا ہے۔ آپ نے اس بات کو بھی واضح کیا کہ جو کینیڈین لوگ دہشت گردی کیلئے جاتے ہیں ان میں سے بیس فیصد خواتین ہوتی ہیں اور وہ آنے والی نسلوں کو بھی اسی رنگ میں رنگین کر دیں گی۔ میں نے اس بارہ میں کبھی نہیں سوچا تھا۔ مجھے یہ بات بھی اچھی لگی کہ حضور نے قرآن کے حوالہ سے بھی بات کی کہ ہمیں اپنے عہد (امانت) پورے کرنے کی ضرورت ہے اور انہوں نے نہایت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ حکومت بھی ایک امانت ہے اور حکومتی عہدیداران کو اپنے عہدوں کا کما حقہ حق ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان علمانے عوام کا گمراہ کیا ہے اور اس وجہ سے فساد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حضور نے اسی طرح مغربی ممالک کو بھی چیلنج کیا ہے کہ وہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ آزادی ضمیر اور آزادی حقوق کو قائم کرتے ہیں اس لیے اب ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ان دعوؤں پر عمل کر کے دکھائیں اور مذہبی امور میں مدافعت نہ کریں جیسے حجاب پر پابندی یا عبادتگاہوں پر پابندی، میرے خیال میں آپ نے نہایت حکمت و فراست سے مغرب کو توجہ دلائی ہے۔

اسرائیلی سفیر رافائل باراک نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کیا ہی متاثر کن تقریر تھی۔ امن کے لیے اہم پیغام تھا اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ آج اسلام کے بارہ میں میری سوچ بدل گئی ہے اور اس کی قدر دانی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس تقریر کو شائع کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے۔ اور اگر لوگ اس پیغام کی پیروی کریں گے تو دنیا کے گمبھیر سے گمبھیر مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ مجھے حضور کے خطاب میں برداشت کا پہلو بہت پسند آیا اور یہ کہ تمام لوگوں کے حقوق ادا کیے جائیں۔ چاہے وہ مسلمان ہوں یا یہودی۔ سب کے حقوق ادا ہونے چاہئیں۔ اہم اور متاثر کن پیغام تھا۔ امن کے لیے اہم پیغام اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ حیفہ میں قائم احمدیہ جماعت اچھا کام کر رہی ہے۔ میں حضور کو حیفہ آنے کی دعوت دیتا ہوں تا کہ وہ وہاں کی جماعت کی مساعی کو دیکھ سکیں۔ مجھے علم ہے کہ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تھے اور ہماری خواہش ہے کہ موجودہ خلیفہ بھی وہاں تشریف لائیں۔

......☆......☆......☆......

18ر اکتوبر 2016 (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت النصیر اوٹاوا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایت سے نوازا۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر بیت النصیر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

میٹرولینڈ میڈیا کی نمائندہ جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو

میڈیا گروپس، میٹرولینڈ میڈیا کی نمائندہ جرنلسٹ Dodge Bayer حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے آئی ہوئی تھیں۔ ملاقاتوں کے دوران بارہ بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے کمرے میں انٹرویو کیلئے تشریف لائے۔

☆ جرنلسٹ برائر ڈاج نے عرض کیا: میں اس علاقہ میں نیو اور لینس پیپر کی طرف سے کام کرتی ہوں اور ٹورانٹو سٹار کی نمائندگی کر رہی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ وقت آپ کیلئے بہت دلچسپ ہے۔ آپ کیلئے بھی اور آپ کی جماعت کیلئے بھی کیونکہ کل آپ پارلیمنٹ ہل میں تھے۔ آپ کی پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ کیا باتیں ہوئیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: دنیا کے حالات سے متعلق مشترکہ نکات پر بات چیت ہوئی۔ یہ بات ہوئی کہ ہم کیسے حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ دنیا ایک کرائسز سے گزر رہی ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کینیڈا پر اس کا کوئی اثر

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
.... a desired destination for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

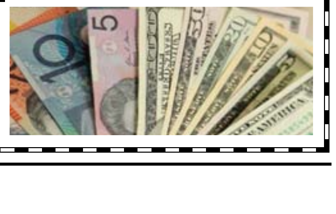
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

نہیں پڑے گا۔ اب جو بھی ہوگا اس کا سب پر اثر ہوگا کیونکہ دنیا ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے۔ کوئی بات کہیں پر بھی ہو سب پر اس کا اثر پڑے گا۔ سوال یہ ہے کہ ہم سیرین کرائسز اور رِفیوجی کرائسز کے مسائل کا کیسے حل نکالیں۔ دنیا کو بعض مشترکہ مسائل کا سامنا ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کینیڈا میں رِفیوجیز کے متعلق کوئی بات ہوئی؟ اس بارہ میں بات ہوئی کہ کینیڈا اس مسئلہ کو کیسے حل کر رہا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا کی گورنمنٹ پہلے سے ہی اچھا کام کر رہی ہے۔ اور پناہ گزینوں کو جگہ دے رہی ہے۔ اور کینیڈا کے لوگ پناہ گزینوں کے ساتھ اچھا تعاون کرتے ہیں۔ اس لیے اس بارہ میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ بعض لوگ اس تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ کینیڈا کی گورنمنٹ ریڈیکلائزیشن کو روکنے کے لیے اچھے اقدام نہیں کر رہی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تمام حکومتوں اور کینیڈا کی حکومت کو ایسے اقدام کرنے چاہئیں جن سے ریڈیکلائزیشن کا خاتمہ ہو۔ آپ کو مجھ سے بہتر پتا ہے کہ کینیڈا کی حکومت اس پر عمل کر رہی ہے یا نہیں۔ کل کی ملاقات سے مجھے تاثر ملا ہے گورنمنٹ کو بہت زیادہ احساس ہے کہ ریڈیکلائزیشن کو روکنا چاہئے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ سب سے ضروری کام کونسا ہے جس سے ریڈیکلائزیشن کو ختم کیا جاسکے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: تمام بڑی حکومتوں کا ایک گروپ ہے۔ ان کی یو این جنرل اسمبلی میں ایک آواز ہے۔ کینیڈا G-8 ممالک کا بھی حصہ ہے۔ ان سب کی ایک اکٹھی کوشش ہونی چاہئے۔ اسلئے میں ہمیشہ کہتا ہوں اور کل بھی میں نے اشارۃً اپنے خطاب میں کہا تھا کہ گورنمنٹ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور ریڈیکلائزیشن کو ختم کرنے کیلئے اقدام کرنے چاہئیں۔ مثلاً یوکے میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو مولویوں کے زیر اثر ہیں۔ وہاں میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کو ان کے مدرسوں، اسکولوں اور مساجد پر جہاں خطبات دیئے جاتے ہیں گہری نظر رکھنی چاہئے۔ انٹرنیٹ کا بھی ایک کردار ہے۔ اس کو بھی مانیٹر کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے اقدام ہیں جو اُٹھانے چاہئیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس وقت امریکہ کے ایک پریزیڈنشل کینڈیڈیٹ نے بعض ایسے اقدام تجویز کئے ہیں جو بہت سخت ہیں آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: لگتا ہے کہ آپ کی رائے میں وہ بھی ریڈیکل ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ریڈیکل کے لفظ کے معنی اور اس کی تجاویز کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ واقعتاً ریڈیکل ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: جس طرح وہ اپنی کیمپین چلا رہا ہے، لگتا ہے وہ پریزیڈنٹ نہیں بننا چاہتا۔ اگر وہ امریکہ کا پریزیڈنٹ بن جاتا ہے تو امریکہ میں بہت سے ethnic گروہ ہیں۔ افریقن امریکن کی لاکھوں میں تعداد ہے۔ اسی طرح مسلمان بھی ہیں۔ اگر وہ یہ کہتا ہے کہ وہ افریقن کے ساتھ ایسا سلوک کرے گا اور مسلمانوں کے ساتھ بھی اور ایشیا کے لوگوں کے ساتھ بھی تو یہ فضول بات ہے۔ اگر وہ واقعتاً جیت جاتا ہے، میرا نہیں خیال کہ وہ سب کچھ کرے گا جو وہ کہتا ہے اور نہ ہی اپنی بیان شدہ پالیسی پر عمل کرے گا۔ کیونکہ اس کو ایک پارٹی کی حمایت ہے اور پارٹیوں کی اپنی مینی فیسٹو ہوتی ہے جس پر عمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ وہ سب کچھ کرے گا جو وہ کہہ رہا ہے۔ ہاں جو وہ کر رہا ہے وہ صرف الیکشن جیتنے کی ترکیب ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس کے بعض اعمال سے نفرت اور دقیانوسی تصورات پھیل رہے ہیں۔ غیر مسلم لوگوں کو آپ اس بارہ میں کیا نصیحت کرتے ہیں۔ خاص طور پر کینیڈا اور امریکہ کے لوگوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟ وہ اپنے مسلمان دوستوں سے کیسا رویہ اختیار کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر ایک مسلمان اچھا شہری ہے تو انہیں ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ یہی اصل بات ہے چونکہ وہ دونوں ایک ہی ملک کے شہری ہیں تو انہیں امن کے ساتھ رہنا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان اپنے ملک کے وفادار نہیں۔ اور اس معاشرے سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ یہ سچی بات نہیں ہے کیونکہ اگر وہ وفاداری نہیں کر رہے تو یہ ان کا اپنا عمل ہے۔ اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ اپنے وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسے آپ اپنے خالق کا حق ادا کرتے ہیں اسی طرح مخلوق کا بھی حق ادا کرنا چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہم وطن کی عزت کریں۔ اگر یہ ہو تو پھر کوئی نفرت باقی نہیں رہے گی۔ اور نہ ہی کوئی اور مسئلہ پیدا ہوگا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے انٹرنیٹ کے بارہ میں ذکر کیا ہے۔ لیکن وہ ایک فائدہ مند چیز بھی ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی جماعت نئی ایجادات کو نوجوان مسلمانوں کے فائدہ کے لیے استعمال کرسکتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمیں تو صرف احمدی نوجوانوں کی فکر ہے۔ ہم ریڈیکلائزڈ نہیں ہو رہے باوجود اس کے کہ ہمارے نوجوان انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔ ان کے پاس بھی انٹرنیٹ کی ایکسس ہوتی ہے۔ لیکن اس میں سے بری چیزیں لینے کی بجائے وہ اس سے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے بہت سے فائدے بھی ہیں۔ اگر طلبا کو سکھایا جائے اور والدین مانیٹر کریں تو پھر انٹرنیٹ کے ذریعہ کوئی ریڈیکلائزیشن نہ ہو اور حکومتوں کو بھی بعض اقدام کرنے چاہئیں۔ مجھے نہیں پتا کہ آپ کی آزادی پر اثر پڑتا ہے یا نہیں لیکن انٹرنیٹ بعض حالات میں مانیٹر ہونا چاہئے۔ لیکن بعض صورتوں میں انٹرنیٹ کی کمپنیاں کبھی بھی کسی شخص کی ذاتی اکاؤنٹ میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتیں۔ لیکن ملک کے فائدہ کے لیے ان کو یہ کرنا چاہئے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: کینیڈا کے رہائشیوں کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کا یہی پیغام ہے کہ ہم قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم تو ہمیشہ اس بات کو مانتے ہیں جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ اپنے وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ یہی پیغام میں ہمیشہ سے دیتا آیا ہوں۔ ہمارے بچوں کو شروع سے یہی سکھایا جاتا ہے کہ تم نے قانون کی پابندی کرنے والا بننا ہے۔ تم نے ملک کا وفادار بننا ہے اور تم نے ملک میں رہتے ہوئے معاشرے کا حصہ بننا ہے۔ بچوں کے علاوہ بڑوں کو بھی یہی سبق دیا جاتا ہے۔ خاص طور پر جو یہاں ہجرت کر کے آتے ہیں۔ لہٰذا یہاں جو احمدی مہاجرین ہیں وہ بھی اچھی طرح معاشرے میں ہم آہنگی اختیار کر چکے ہیں۔ اور جب کوئی معاشرے کا حصہ بن جائے پھر وہ اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہیں کرتا۔ جیسے میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ جب آپ قانون کی پابندی کرنے والے ہوں گے تب آپ کو ملک کے تمام قوانین پر عمل کرنا ہوگا۔

یہ انٹرویو بارہ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں دوبارہ فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 24 خاندانوں کے 112 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ اوٹاوا کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال سے بھی بعض فیملیز 200 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

بعد ازاں تصاویر کا پروگرام ہوا۔ لوکل مجالس عاملہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مجلس عاملہ اور دیگر کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اسکے بعد سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصیر کے بیرونی احاطہ اور قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا اور باقاعدہ مسجد کی تعمیر کی پلاننگ کیلئے جگہ کا جائزہ لیا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں بھی تشریف لے گئے اور کھانا کے انتظام کا معائنہ فرمایا۔

اب پروگرام کے مطابق یہاں ''بیت النصیر'' سے رہائش گاہ کیلئے روانگی تھی اور پھر وہاں سے آگے واپس ٹورانٹو کیلئے روانگی تھی۔ تمام احباب جماعت مرد وزن، بچے بچیاں، جوان بوڑھے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور یہاں سے رہائش گاہ کیلئے روانگی ہوئی۔ دو بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے آئے۔

اب پروگرام کے مطابق یہاں سے ٹورانٹو ''پیس وِلیج'' کیلئے روانگی تھی۔ چار بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ مانٹریال سے خدام کی ایک ٹیم سیکورٹی ڈیوٹی کیلئے اوٹاوا آئی تھی۔ ان سبھی خدام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ ٹورانٹو کیلئے روانہ ہوا۔

اوٹاوا سے احمدیہ پیس وِلیج (Maple) کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔ پروگرام کے مطابق راستہ میں کنگسٹن شہر میں کچھ دیر کیلئے رُک کر نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت نے یہ انتظام Trave Lodge ہوٹل کے ایک ہال میں کیا تھا 210 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ سات بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں یہاں سے آگے سفر جاری رہا اور مزید 285 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد رات 10 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس وِلیج تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی احمدیہ ایونیو سے گزرتے ہوئے ''بشیر سٹریٹ'' میں داخل ہوئی تو اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر ہزاروں افراد جن میں مرد وزن، بچے بچیاں شامل تھے نے نعرۂ تکبیر بلند کئے اور اپنے آقا کا بڑا والہانہ استقبال کیا تین دن کے وقفہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 616)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس وِلیج میں دوبارہ آمد پر ہر کوئی خوشی ومسرت سے معمور تھا۔ سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے اور ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور پھر اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

Parliament Hill میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وزٹ کی بڑے وسیع پیمانے پر کوریج ہوئی۔

وزیر اعظم Justin Trudeau نے خود اپنے ٹوئٹر اکاؤنٹ پر لکھا: ''مجھے آج اوٹاوا میں احمدیہ جماعت کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد سے مل کر خوشی ہوئی۔ Caliph in Canada''۔ اس tweet کو 2700 لوگوں نے آگے Retweet کیا اور 3689 لوگوں نے اسے پسند کیا۔

کینیڈا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ دیکھے جانے والے نیوز چینل CBC THE NATIONAL نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کی ہونے والی میٹنگ کی خبر دی۔ نیز کینیڈا کے سب سے زیادہ مشہور اور قابل جرنلسٹ Peter Mansbridge نے حضور انور کا جو انٹرویو لیا تھا اس کی جھلکیاں نشر کیں اور ساتھ بتایا کہ یہ انٹرویو اس ہفتہ کے دوران نشر کیا جائے گا۔ ٹی وی چینل کی اس خبر کو پانچ ملین افراد نے دیکھا۔

شوشل میڈیا (ٹویٹر، فیس بک) کے ذریعہ 4.5 ملین افراد تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے Parliament Hill کے دورے اور وزیر اعظم کی حضور انور کے ساتھ ملاقات اور میٹنگ کی خبر پہنچی۔

ٹویٹر اور شوشل میڈیا کے ذریعہ وزیر اعظم کے علاوہ وفاقی وزراء اور پارلیمنٹ کے ممبران نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات اور حضور انور کے پارلیمنٹ وزٹ کے بارہ میں خبر دی۔

کینیڈا کے سب سے زیادہ پڑھے جانے والے فرانسیسی اخبار ''LE JOURNAL MONTREAL'' (جس کے قارئین کی تعداد 6 لاکھ سے زیادہ ہے) نے حضور انور کے پارلیمنٹ وزٹ کی خبر اس بات پر اعتراض کرتے ہوئے دی کہ مسلمانوں نے پارلیمنٹ میں نماز ادا کی اور خواتین ممبران پارلیمنٹ نے اپنے سروں کو کیوں ڈھانپا ہوا تھا۔

گو اس صحافی نے مخالفانہ طرز پر خبر دی لیکن اس مخالفت کے نتیجہ میں کینیڈا کی ایک بڑی فرانسیسی بولنے والی تعداد کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

اس صحافی نے اپنی خبر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ''اسلام کے خلیفہ'' کے خطاب کے حوالہ سے کیا۔ نیز پارلیمنٹ کے ان ممبران کا ذکر کیا جنہوں نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا اور اس صحافی نے ان ممبران سے اپنی راضگی کا اظہار کیا۔

اسی دن پارلیمنٹ کی ممبر جوڈی سگرو کے چیف آف سٹاف نے اسکا جواب دیا۔ جو اس اخبار نے اسی دن شائع بھی کیا۔ چیف آف سٹاف نے اس کے جواب میں لکھا کہ ان ممبران نے اپنی مرضی سے اپنا سر ڈھانپا تھا نہ کہ کسی کے کہنے پر۔ کیونکہ احمدی مرد وخواتین حضرات ہمیشہ باحیا رہتے ہیں اور پردہ کا لحاظ کرتے ہیں اس لئے جوڈی سگرو نے اپنی خوشی سے اپنا سر ڈھانپا۔

اس خبر اور پھر اس کے جواب کے ذریعہ کینیڈا کے سارے فرانسیسی صوبہ میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

......☆......☆......☆......

19راکتوبر 2016 (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 52 خوش نصیب خاندانوں کے 255 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان کے علاوہ 14 خواتین نے انفرادی طور پر علیحدہ علیحدہ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی مختلف جماعتوں برمپٹن، ابوڈے آف پیس، میپل، واگن، بیری، مالٹن، پیس وِلیج اور ٹورانٹو سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان، بنگلہ دیش اور شارجہ سے آنے والی بعض فیملیز اور احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے طلباء اور طالبات کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے تین بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس پروگرام میں 35 فیملیز کے 145 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس کے علاوہ 14 سنگل افراد نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں اور سیریا سے عرب مہاجرین کی فیملیز بھی تھیں۔ ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا، بیماروں نے اپنی شفایابی کیلئے دعائیں حاصل کیں، پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف اور مشکلات دُور ہونے کیلئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کیلئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور ان کی پریشانیاں اور تکالیف اور مشکلات راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں اور یہ بابرکت گھڑیاں انہیں ہمیشہ کیلئے سیراب کر گئیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر سے مسجد بیت الاسلام جانے کیلئے روانہ ہوئے تو راستہ کے دونوں اطراف مرد وخواتین کے ہجوم نے والہانہ انداز میں اپنی فدائیت اور محبت کا اظہار کیا۔ خواتین جہاں پیارے آقا کے دیدار سے خود فیضیاب ہو رہی تھیں وہاں اپنے چھوٹے بچوں کو دونوں ہاتھوں میں اُٹھائے ہوئے اپنے آقا کا دیدار کروا رہی تھیں۔ سردی کے موسم میں یہ عشّاق اپنے آقا کے دیدار کیلئے گھنٹہ گھنٹہ بلکہ اس سے زائد وقت کھڑے رہتے ہیں کہ نہ جانے کس وقت حضور انور کا اس راہ سے گزر ہو اور ہم خلیفۃ المسیح کے چہرہ کی ایک جھلک دیکھ سکیں۔

انتظار کرنے والوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو دُور دُور سے اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک عرب احمد درویش صاحب بھی ہیں جن کے گھر کا راستہ بذریعہ کار 40 منٹ ہے لیکن کار نہ ہونے کی وجہ سے وہ اکثر بس پر دو گھنٹے کا سفر کر کے آتے ہیں اور پھر اس جگہ پر اپنے آقا کے دیدار کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں، جہاں سے حضور انور کا گزر ہونا ہوتا ہے اور پھر جب حضور انور ان کے قریب سے گزرتے ہیں تو یہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتے اور اکثر بے اختیار ہو کر بلند آواز سے کہتے ہیں ''أُحِبُّكَ یا أمیرَ المؤمنین'' کہ اے امیر المؤمنین میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ روزانہ چار گھنٹے کا سفر اور دو تین گھنٹے مسجد کے اردگرد گزارنے سے ان کا واحد مقصد خلیفہ وقت کی زیارت اور حضور کے پیچھے نماز ادا کرنا ہے۔

کسی زمانے میں ان کا تعلق سیریا کے بعض متشدد گروپس سے تھا، ان کے بھائی عبد اللہ درویش صاحب نے پہلے بیعت کی تو یہ اپنے بھائی کے سخت مخالف ہو گئے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی تو احمدیت سے شدید مخالفت اور نفرت محبت میں بدل گئی۔ اکثر کہتے ہیں کہ نماز کی جو لذّت خلیفہ وقت کی اقتداء میں نصیب ہوئی ہے ایسی لذّت مجھے پہلے کبھی کہیں بھی نہیں ملی۔

ان پروانوں میں ایک نوجوان میاں بیوی بھی ہیں جو ہر اُس راہ پر آن کھڑے ہوتے ہیں جہاں سے خلیفہ وقت کا گزر ہونا ہوتا ہے۔ جب حضور انور تین دن کیلئے اوٹاوا تشریف لے گئے تو وہ جوڑا پروانوں کی طرح وہاں بھی جا پہنچا۔ جب ان سے بات ہوئی تو کہنے لگے کہ ہم دونوں مانٹریال سے قریباً 500 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے ہیں اور ہم نے ایک ماہ کیلئے پیس وِلیج میں ایک بیسمنٹ کرایہ پر لی ہے اور ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیارے آقا کا دیدار کریں اور حضور کی اقتدا میں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کریں۔

ان راہوں پر کھڑے ہونے والوں کے نیک جذبات، ان کے دلوں کی کیفیات اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اپنے محبوب آقا کو اپنے درمیان اپنے گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان لوگوں کے نصیب جاگ اٹھے ہیں۔ اللہ یہ سعادتیں اس بستی کے مکینوں کیلئے مبارک کرے۔ آمین

......☆......☆......☆......

20راکتوبر 2016 (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی خدمت میں روزانہ مرکز لندن اور دنیا کے دوسرے مختلف ممالک سے رپورٹس اور خطوط موصول ہوتے ہیں اور حضور انور ساتھ ساتھ ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ حاضر وغائب

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عبد الرحیم صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر اور 9 مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم عبد الرحیم صاحب نے 15 راکتوبر 2016 کو 53 سال کی عمر میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدر آباد

مرحوم انتہائی ملنسار، غریب پرور اور دل موہ لینے والی شخصیت کے مالک تھے۔ اپنی اہلیہ سے ان کا سلوک بہت اعلیٰ تھا۔ جماعتی تحریکات پر باقاعدہ چندوں کے علاوہ مالی قربانی دل کھول کر کرتے۔ گردوں کی لمبی بیماری کے دوران نہایت صبر کا مظاہرہ کیا۔ خلافت سے اخلاص وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔

درج ذیل احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ غائب پڑھائی:

☆مکرم رانا منور احمد خان صاحب (کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ) 27راگست 2016 کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھگڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے بیٹے اور حضرت چوہدری عبد السلام صاحب کاٹھگڑھیؓ کے پوتے تھے۔ جنہوں نے 1903 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر جہلم کے دوران لاہور میں دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم نے ملازمت کا آغاز تعلیم الاسلام کالج کی لائبریری سے کیا۔ پھر 50 سال دفتر وصیت میں انتہائی اخلاص سے خدمت کی توفیق پائی۔ آدھی رات کو بھی کسی موصی کی وفات کی خبر ملتی تو وصیت کی کارروائی کیلئے اسی وقت دفتر چلے جاتے تاکہ ورثاء کو اس معاملہ میں پریشان نہ ہونا پڑے۔ مرحوم نہایت سادہ مزاج، خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ ہر ایک سے اچھا اور دوستانہ تعلق تھا۔ دفتر میں تمام کارکنان سے باہم محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ وہ سبھی آپ کی عزت کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆مکرم خالد احسان صاحب (آف لاہور) 14راگست 2016 کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ 2001 میں بیعت کی اور بہت جلد ایمان واخلاص میں ترقی کی۔ مجلس انصاراللہ علاقہ لاہور میں بطور آڈیٹر اور نائب ناظم علاقہ خدمات بجالاتے رہے۔ اپنی اہلیہ کے ساتھ مل کر بچوں کو دینی تعلیم اور قرآن کریم سکھانے کی کلاسز لگاتے رہے۔ دعوت الی اللہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خادم خلق انسان تھے۔ نہایت شریف النفس اور مرنجاں مرنج تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

☆مکرمہ صادقہ ثریا صاحبہ (ربوہ) 10رجون 2016 کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مخلص اور تعاون کرنے والی خاتون تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ آپ مکرم لیاقت احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ منصوبہ بندی کمیٹی ربوہ کی والدہ تھیں۔

☆مکرمہ بڈیا صاحبہ (مصطفیٰ آباد، فیصل آباد) سال 2013 میں 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ انڈونیشیا سے آئی تھیں۔ جائیداد وغیرہ چچا نے چھین لی تھیں۔ 1964 میں فیصل آباد میں بیعت کی۔ نمازوں کی پابند، خلافت سے محبت رکھتی تھیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔

☆مکرمہ مصباح النصر صاحبہ (اہلیہ مکرم نوید احمد باجوہ صاحب، ربوہ) 16رجولائی 2016 کو 28 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا بچپن ہی سے جماعت کے ساتھ عمدہ تعلق تھا۔ ناصرات اور لجنہ اماء اللہ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ دیندار، دعاگو، صابروشاکر اور بہادر خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ مریم سکول ربوہ میں ٹیچر تھیں اور بیسٹ ٹیچر کے انعامات لیا کرتی تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

☆مکرم رشدالمنان صاحب (ابن مکرم عبدالمنان شاد صاحب مرحوم، یوکے) 26راگست 2016 کو 47 سال کی عمر میں انگلستان میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اعلیٰ صفات کے مالک، خوش مزاج، غریبوں کے ہمدرد، رشتوں کو عزت دینے والے اور جوڑنے والے نیک انسان تھے۔ آپ جماعت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ خلیفہ وقت کے ساتھ بڑا پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ صدر صاحب جماعت کے ساتھ تعاون مثالی تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم) 16رستمبر 2016 کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا بچپن قادیان میں گزرا۔ تہجد گزار، نیک خاتون تھیں۔ لمبا عرصہ کرونڈی میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے غیر معمولی اور گہرا لگاؤ تھا۔ حضور انور کے خطبات اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے درس القرآن کی ریکارڈنگ بہت باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ آپ کا زیادہ تر وقت تلاوت قرآن کریم اور جماعتی کتب ورسائل کے مطالعہ میں گزرتا۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کی والدہ تھیں۔

☆مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ (آف لاہور) گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، بہت نیک، پرہیزگار اور صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ خلافت سے انتہائی پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت کیلئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ آپ اپنے گاؤں 33 چک ضلع سرگودھا کی 30 سال صدر لجنہ رہیں اور انتہائی محنت اور اخلاص کے ساتھ اس ذمہ داری کو سرانجام دیتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ (جرمنی) کی نانی تھیں۔

☆مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب (آف چک L9/128 ضلع ساہیوال، حال ربوہ) 3راگست کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ساہیوال قیام کے دوران نائب امیر ضلع ساہیوال کے علاوہ مقامی جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ کچھ عرصہ سے ربوہ کے محلہ بشیر آباد میں اپنے بیٹے مکرم انوار احمد انوار صاحب مربی سلسلہ کے پاس مقیم تھے۔ آپ کے ایک پوتے مکرم سلطان نصیر احمد صاحب بھی مربی سلسلہ کی حیثیت خدمت توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انکے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 34 فیملیز کے 175 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں Durham، Scarborough، Peace Village، Rexdale، Abode of Peace، Milton، Bradford، Weston، Toronto، Brentford اور Richmond Hill سے آئی تھیں۔ یہ سبھی وہ فیملیز تھیں۔ جو اپنے پیارے آقا سے اپنی زندگی میں پہلی بار مل رہی تھیں۔ ان میں شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں اور سیریا سے آنے والے مہاجرین کی فیملیز بھی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے باتیں کیں اور آقا کے قرب میں چند لمحات گزارے ان کے دلوں کو تسکین ملی اور سینے برکتوں سے بھر گئے اور برسوں کی دیدار کی پیاس بجھی۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 45 منٹ پر ختم ہوا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سُنی:

عزیزم فاران احمد، حارث ابراہیم احمد، حاشر احمد خاں، انتصار احمد، محمد صدیقی، رومان علی ملک، سلمان احمد، زیان ہادی، توفیق احمد، توحید احمد، یوسف کریم، زین احمد، سالک ھنجراء، ذیشان باسط مرزا، جذبہ شہزاد، ارسلان باجوہ، حسیب احمد، جاذب احمد، محتد اجوئیہ، فیض احمد، ایقان احمد

عزیزہ ہادیہ یوسف، لبیقہ رشید، ملاحت احمد، علیشا مقصود، فائزہ شہزادی، سبیکہ احمد، عارفہ بشریٰ سیّد، عطیۃ الکافی، حنا احمد

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

درخواست دعا

محترم محمود احمد انصاری صاحب حیدرآباد کا بیٹا عزیزم ثمر احمد انصاری گزشتہ 25 دن سے بخار میں مبتلا ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ قارئین کی خدمت میں عزیزم کی جلد مکمل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد جاوید احمد، انسپکٹر اخبار بدر، حیدرآباد)

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے، یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح و تفسیر ہے جو ہمیں آپؑ کی کتب سے ملتی ہے......اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آجاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آج کل طریقہ ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا، آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا کہ پہلے بھی میں کہتا رہا ہوں کہ آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل، 2؍جولائی 2004)

احباب کرام جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آڈیو بھی ڈاؤن لوڈ کر کے سن سکتے ہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

واقفین نو اوران کے والدین کیلئے ضروری اعلان

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف مواقع پر واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے جماعت کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ سیدنا حضور انور کا ارشاد ہے کہ:

’’زیادہ سے زیادہ بچوں کے دماغ میں ڈالیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد دین کی تعلیم حاصل کرنا ہے۔ یہ جو واقفین نو بچے ہیں ان کے دماغوں میں یہ ڈالنے کی ضرورت ہے کہ دین کی تعلیم کیلئے جو جماعتی دینی ادارے ہیں اُس میں جانا ضروری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفین نو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013)

لہٰذا جملہ واقفین نو کا یہ فرض ہے کہ دسویں کلاس (10th) تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آگے کی تعلیم کے لیے دفتر وقف نو بھارت سے رابطہ کریں اور حسب طریق نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت کی اجازت کے ساتھ مختلف فیلڈز میں تعلیم حاصل کریں۔ لہٰذا انڈیا کے جملہ واقفین جو امسال 10th یا 2+ یا گریجویشن کے آخری سال میں زیر تعلیم ہیں وہ اپنی مستقبل کی تعلیم کے لیے فوری طور پر دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں تا کہ واقفین کی تعلیم کے سلسلہ میں رہنمائی کی جاسکے۔ واقفین نو کے لیے تعلیم کے ہر مرحلہ میں اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ (انچارج شعبہ وقف نو بھارت)

برکات خلافت

خلافت نے ہر کام اپنا سنوارا
ہمارے دلوں کو اسی نے نکھارا
خلافت کے نوروں سے ہم ہیں منور
دلوں سے خلافت نے ہے زنگ اتارا
خلافت نہ ہوتی تو ہم بھی نہ ہوتے
ہدایت کا ملتا ہمیں نہ منارہ
خلافت کے دم سے جماعت ہے قائم
دیا ہے خلافت نے ہم کو سہارا
خلافت کے دم سے سدا فیض پاؤں
اسی سے تو مومن کا چمکا ستارہ

(خواجہ عبدالمومن، ناروے)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

محترم الحاج شمس الدین وانی صاحب
سابق صدر جماعت ترکہ پورہ بانڈی پورہ کشمیر کا ذکر خیر

(غلام احمد وانی، صدر جماعت احمدیہ ترکہ پورہ، بانڈی پورہ، کشمیر)

افسوس کہ جماعت احمدیہ کشمیر کے ایک بزرگ مکرم الحاج شمس الدین وانی صاحب ولد مرحوم حکیم ولی الدین وانی صاحب بتاریخ 18؍ستمبر 2016 مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا آبائی مسکن ترکہ پورہ، بانڈی پورہ تھا لیکن پچھلے کوئی تیرہ سال سے سری نگر میں رہائش پذیر تھے۔ مرحوم جماعت احمدیہ ترکہ پورہ کے ایک عرصہ تک صدر جماعت رہے۔ پیشہ سے ایک اُستاد تھے اور علاقہ بانڈی پورہ میں کافی مشہور ومعروف تھے۔ غیر از جماعت میں اُن کا بہت وسیع حلقہ تھا اور سبھی لوگ اُن کی نہایت تعظیم کرتے تھے۔ مرحوم ایک نافع الناس شخصیت تھے اور بلاتفریق محتاجوں، یتیموں اور بے آسرا لوگوں کی اعانت کرتے تھے حتیٰ کہ بیماری کے دوران بھی انہوں نے ایسے تمام لوگوں کا خیال رکھا جن کی وہ ایک عرصہ سے کسی نہ کسی رنگ میں معاونت کرتے تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دینی احکام کی بجا آوری میں ہمیشہ ہی سبقت لیتے تھے۔ جماعت کے شیدائی تھے۔ اُٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے ہمہ وقت ہی سلسلہ کی ترقی کے بارے میں فکرمند رہتے تھے اور بلا روک ٹوک حسب موقع اور محل تبلیغی فریضہ بھی انجام دیتے رہتے تھے۔ بانڈی پورہ میں جماعت کی مخالفت کے مختلف ادوار میں بحیثیت صدر جماعت سینہ سپر ہو کر قیادت کو سنبھال رکھا اور شدید قسم کے سوشل بائیکاٹ، لوٹ مار اور آتشزنی کی واردات کے باوجود اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور جماعت کو ہر قدم پر حوصلہ دیتے رہے۔ آپ ایک قلمکار بھی تھے اور آپ نے کئی ایک کتابیں بھی لکھی ہیں۔ خلافت سے دلی وابستگی کو اپنا ایمان سمجھتے تھے۔ سال 1996 میں آپ نے اپنے ایک چچا زاد بھائی مکرم شریف الدین وانی صاحب کے ساتھ فریضۂ حج ادا کرنے کی سعادت پائی۔ دشمنان جماعت کے ایک بڑے گروپ نے جو اُن کے ہمراہ حج پر گیا تھا، نے نہ صرف علاقہ بانڈی پورہ میں بلکہ مکہ معظّمہ میں بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ان دونوں بھائیوں کو حج کرنے سے رکوانے کی کوشش کی لیکن محض اللہ کے خاص فضل سے یہ دونوں حج کی بجا آوری میں کامیاب ہوئے جبکہ دشمنان دین اپنی مذموم کوششوں میں ناکام ہو کر واپس نامُراد لوٹے۔ اس کے بعد مرحوم نے سال 2006 میں اپنی اہلیہ اور دیگر کوئی بارہ تیرہ افراد جماعت کے ساتھ دوبارہ حج کیا (یہ حج انہوں نے بطور حج بدل اپنے بہنوئی مکرم محمد یوسف وانی صاحب کیلئے انجام دیا)۔ سری نگر میں رہائش کے عرصہ کو بھی مرحوم نے حتیٰ المقدور جماعتی خدمت کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ فیض آباد کالونی، سری نگر میں سکونت کرنے کے فوری بعد ہی مرحوم نے فیض آباد کالونی میں ایک مسجد تعمیر کرنے کا بیڑا اُٹھایا اور رات دن کی انتھک کوششوں سے مسجد نور فیض آباد کو ایک قلیل مُدت کے عرصہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچا کر ایک اہم جماعتی ضرورت کو پورا کیا۔ اس طرح سے اُن کا یہ سری نگر میں جماعت کیلئے اللہ کا گھر تعمیر کرنیکا منصوبہ انجام کو پہنچا۔ اب ہمہ وقت یہ مسجد نمازیوں سے پُر رہتی ہے اور سری نگر کی اس بستی میں جماعت احمدیہ کی ہماری مسجد سے پانچ وقت صدائے ’’اللہ اکبر‘‘ بلند ہوتی رہتی ہے۔ اس علاقہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے خلاف بھڑکتی ہوئی مخالفت کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ مرحوم نے اپنی ذاتی کوششوں سے اس مسجد میں لائبریری کا انتظام کر کے اس میں نہایت ہی مفید اور نایاب لٹریچر کی فراہمی کو یقینی بنایا۔ مرحوم کی یادداشت قابل رشک رہی ہے اور وفات کے قریب جبکہ اُن کی عمر کوئی تراسی سال کی تھی، اُن کی یادداشت نے بدستور اُن کا ساتھ دیا۔ قرآن کریم سے گہرا انس اور لگاؤ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی وسیع مطالعہ تھا اور بحث وتبلیغ کے دوران مخالفوں کا منہ بند کرتے تھے۔

اپنے ہم عصروں، جوانوں، بچوں اور بچیوں کو ہمہ وقت اپنی زریں نصائح سے نوازتے تھے۔ تعلیم و تربیت اور روزگار کمانے کی طرف ہمیشہ سبھوں کو اپنی صلاح دیکر قائل کرنے کو اپنا اعزاز سمجھتے تھے۔ سبھوں کے دُکھ درد میں شامل ہونے کو اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ خاندان میں بلکہ پورے علاقہ میں ہر ایک شخص اُن کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ مرحوم نے اپنی ساری زندگی نہایت شرافت، سادگی اور فقیری سے بسر کی۔ اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کر کے اُنہیں بھی جماعت کے سانچے میں ڈھال کر ضروری دینی تعلیم سے بہرہ ور کیا۔ اپنے آخری وقت میں مرحوم نے ایک کتاب بعنوان ’’روداد حیات‘‘ قلمبند کر کے اُس میں اپنی طفلانہ زندگی سے لیکر پیرانہ سالی تک کے تمام واقعات واحوال کو درج کیا ہے اور خاندانی کوائف کو اس میں شامل کر کے اس کتاب کو ایک بیش قیمتی خزانے کے طور پر اپنے عزیز واقارب اور جماعت کے جملہ احباب کیلئے ایک بیش بہا تحفے کے طور پر چھوڑ گئے ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف مرحوم کی زندگی کی ایک روداد ہے بلکہ جماعت کی ایک تاریخ بھی ہے اور اس کی تصنیف اور ترویج میں اُن کے فرزند مکرم نصیر الدین وانی صاحب نے تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہمیں اُن کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 5939: مَیں رئیس احمد ملکانہ ولد مکرم محمد تارا ملکانہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن آگرہ صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 رجنوری 2009 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ عطاء الغفار　　العبد: رئیس احمد ملکانہ　　گواہ: مبارک احمد تقویٰ

مسل نمبر 8066: مَیں محمود احمد ولد مکرم عبد الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 78 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 196، چکپٹ روڈ ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 رستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان 24x130 بمقام سورب۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد　　العبد: محمود احمد　　گواہ: مبشر احمد

مسل نمبر 8067: مَیں فاکھہ تبسم بنت مکرم عبد الغفور صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن 41-76/A1 طاہر منزل، نزد گورنمنٹ ایچ.پی.ایس، ہالپیٹ ڈاکخانہ شاہاپور ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 راپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 1 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/19,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الغفور　　الامۃ: فاکھہ تبسم　　گواہ: ایم.مقبول احمد

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

وَسِّعْ مَكَانَكَ　الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

مسل نمبر 8068: مَیں یعقوب بی زوجہ مکرم محمد سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: مسرور ہوٹل، نائڈو پیٹرول پمپ، ورنگل، تلنگانہ، مستقل پتہ: تھمّاڈا پلّی (منڈل) ظفر گڑھ ضلع ورنگل، تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 تولہ، زیور نقرئی: 15 تولہ، حق مہر: -/15,000۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وزیر احمد　　الامۃ: یعقوب بی　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8069: مَیں صابر علی کے.پی ولد مکرم محمد کے.پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 41 سال تاریخ بیعت 2013، ساکن احمدیہ مسلم جماعت perinthal manna، ملاپورم، صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 راکتوبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 80.9 سینٹ زمین (مع 24 ناریل کے درخت و مکان زیر تعمیر) قیمت ایک کروڑ 40 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہدایت اللہ خان　　العبد: صابر علی.کے.پی　　گواہ: اُنّین کٹی حاجی

مسل نمبر 8070: مَیں شاہ ہارون سیفی ولد مکرم افضال احمد سیفی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن حلقہ دار الفضل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 راکتوبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جاوید احمد نجار　　العبد: شاہ ہارون سیفی　　گواہ: ناصر احمد بٹ

NAVNEET JEWELLERS　نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ۝لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۝ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
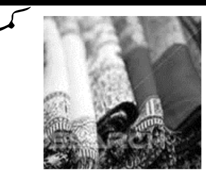
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

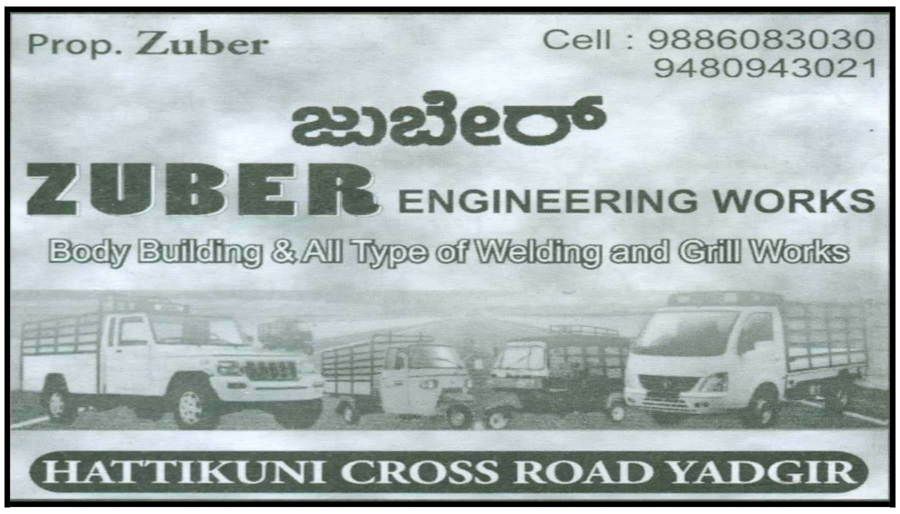

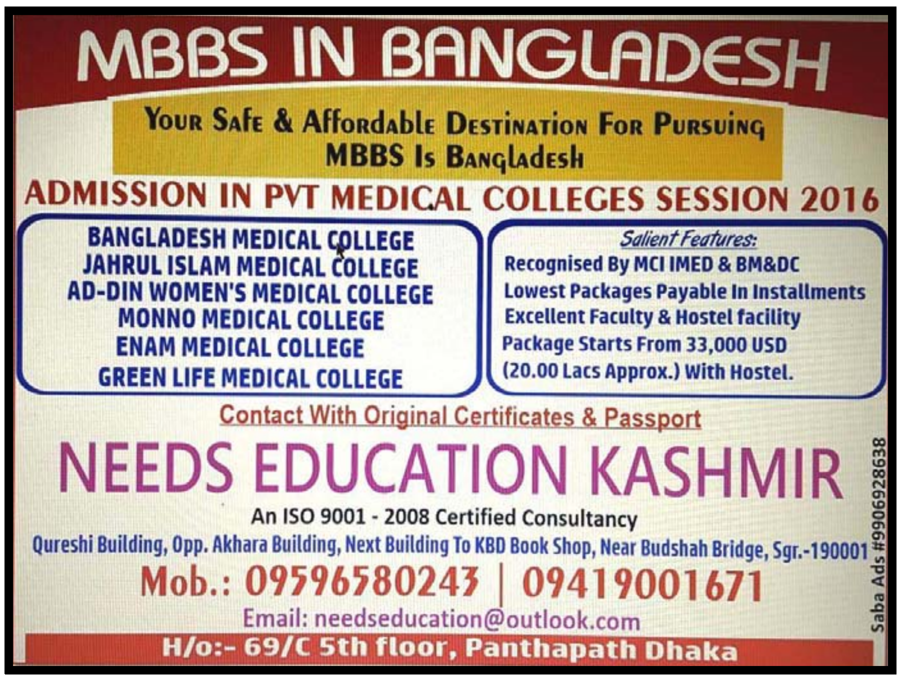

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

سے ایک کی بھی اولاد نہیں ہے حالانکہ انہوں نے حضرت صاحب کا نام مٹانے میں جس قدر ان سے ہو سکا کوششیں کیں اور اپنی طرف سے پورا زور لگایا اور نتیجہ کیا ہوا یہی کہ وہ خود مٹ گئے اور ان کی نسلیں منقطع ہو گئیں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

پھر تائی صاحب کی بیعت کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ بعض پیشگوئیاں اور نشانات بظاہر گو چھوٹے ہیں لیکن ان کی کیفیت پر غور کرنے والوں کے لئے ان میں کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن سے ایمان میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ ’’تائی آئی‘‘ یہ تائی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بھائی کی بیوی۔ ان الفاظ سے یہ مراد تھی کہ آپ اس وقت بیعت کریں گی جس وقت بیعت لینے والے سے ان کا تعلق تائی کا ہوگا۔ اگر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنی ہوتی تو الہام کے یہ الفاظ ہوتے بھاوج آئی۔ اگر حضرت خلیفہ اول کے عہد میں بیعت ہوتی تو یہ ہونا چاہئے کہ مسیح موعود کے خاندان کی ایک عورت آئی۔ مگر تائی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا لڑکا جب آپ کا خلیفہ ہوگا تو اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گی کیونکہ اگر آپ کی اولاد سے کسی نے خلیفہ نہیں ہونا تھا تو تائی کا لفظ فضول تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس الہام میں دراصل تین پیشگوئیاں ہیں اول یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے خلیفہ ہوگا۔ دوم یہ کہ اس وقت تائی صاحبہ جماعت میں شامل ہوں گی تیسرے تائی صاحبہ کی عمر کے متعلق پیشگوئی تھی اور وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی اپنی عمر اس وقت ستر سال کے قریب تھی ایک ایسی عورت کے متعلق پیشگوئی کرتے ہیں جو اس وقت بھی عمر میں ان سے بڑی تھیں کہ وہ زندہ رہے گی اور آپ کی اولاد سے خلیفہ ہوگا جس کی بیعت میں وہ شامل ہوگی۔ اتنی لمبی عمر کا ملنا بہت بڑی بات ہے۔ انسانی دماغ کسی جوان کے متعلق بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا۔ یہ تائی فوت ہوئی تھیں غالباً 1927ء میں، چہ جائیکہ بوڑھے کے متعلق کہا جائے۔ پس یہ ایک بہت بڑا نشان ہے گویا ان کا بیعت کرنا اور میرے زمانے میں کرنا پھر حضرت مسیح موعود کے بیٹوں میں سے خلیفہ ہونا کئی ایک پیشگوئیاں ہیں جو دو لفظوں میں بیان ہوئی ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ تائی جب احمدی ہوئیں اس کے بعد انہوں نے وصیت بھی کی۔ آپ بھی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دہلی کا سفر کے واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں بہت چھوٹا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی تشریف لائے۔ آپ یہاں کے اولیاء اللہ کے مزاروں پر گئے اور بہت دیر تک لمبی دعائیں کیں اور فرمایا میں اس لئے دعا کرتا ہوں کہ ان بزرگوں کی روحیں جوش میں آئیں تا ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کی نسلیں اس نور کی شناخت سے محروم رہ جائیں جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے اور فرمایا کہ یقینا ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل کو کھول دے گا اور وہ حق کو قبول کریں گے۔ فرماتے ہیں کہ میں گو اس وقت چھوٹا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول کا اثر اب تک میرے دل پر باقی ہے حضور انور نے فرمایا: پس آج بھی دہلی جماعت کا فرض ہے کہ حکمت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو پہنچائیں۔ اب ماشاء اللہ نمائشوں وغیرہ کے ذریعہ سے تبلیغ میں کافی تیزی آئی لیکن مسلمانوں کی طرف سے مخالفت بھی ہے اس لئے ان میں بھی یہ پیغام پہنچانے کی بہت ضرورت ہے اور ان سب چیزوں کے ساتھ سب سے اہم بات جو ہے وہ دعا ہے اس طرف بہت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کشف میں دیکھا کہ ایک نالی بہت لمبی کھدی ہوئی ہے اور اس کے اوپر بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اور ہر ایک بھیڑ کے سر پر ایک قصاب ہاتھ میں چھری لئے ہوئے تیار ہے اور آسمان کی طرف اس کی نظر ہے جیسے حکم کا انتظار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اس وقت اس مقام پر ٹہل رہا ہوں۔ ان کے نزدیک جا کر میں نے کہا: قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤ کم۔

انہوں نے اسی وقت چھریاں پھیر دیں جب وہ بھیڑیں تڑپیں تو چھری پھیرنے والوں نے کہا کہ تم چیز کیا ہو۔ گوں کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ ان ایام میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ان ایام میں ستر ہزار آدمی ہیضے سے مرا تھا۔ پس اگر کوئی توجہ نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے اس کے کام رُک نہیں سکتے وہ ہو کر رہیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح ناصری کے تین سو سال بعد عیسائیت کو ترقی نصیب ہوئی تھی لیکن ہمارے حالات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری کے زمانے سے بہت پہلے انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ پاکستانی مولوی ہوں یا کوئی مذہبی لیڈر ہوں یا دنیاوی طاقتیں ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے وہ بھیڑوں جیسے لوگ ہیں اور یہ لوگ کبھی بھی احمدیت کی ترقی میں روک نہیں بن سکتے لیکن اس کے لئے صرف ہم اپنے مبلغوں پر انحصار نہیں کر سکتے کہ وہ تبلیغ کریں اور احمدیت کو پھیلائیں اگر اس ترقی کا حصہ بننا ہے اور ہمیں بننا چاہئے تو ہمیں بھی اپنی دعاؤں کی طرف توجہ پھیرنی ہوگی اپنی روحانیت کو بڑھانا ہوگا تعلق باللہ کو بڑھانا ہوگا اور یہی چیزیں ہیں جو احمدیت کی مخالفت کو بھی ختم کریں گی اور احمدیت کی ترقی میں بھی ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ حصہ دار بنانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مقام عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم سوفی ظفر احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا کا ہے 8رنومبر کو ہارٹ اٹیک سے ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور نے ان کے کوائف بیان فرمائے اور اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔

......☆......☆......☆......

EDITOR	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57	MANAGER : NAWAB AHMAD
MANSOOR AHMAD Mobile. : +91-82830-58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadrqadian.in www.alislam.org/badr	ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly **BADAR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516 Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 15 Dec 2016 Issue No. 50	Tel. : (0091) 1872-224757 Mobile : +91-94170-20616 e -mail:managerbadrqnd@gmail.com ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/- By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ 60 Euro or 80 Canadian Dollar

پاکستانی مولوی ہوں یا کوئی مذہبی لیڈر ہوں یا دنیاوی طاقتیں ہوں
اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے
یہ لوگ کبھی بھی احمدیت کی ترقی میں روک نہیں بن سکتے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 9/دسمبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جن کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوں، جنہوں نے یہ فیصلہ کیا ہو کہ ہم نے نہیں ماننا، انہیں نہ ہی اللہ تعالیٰ کی تائیدات نظر آتی ہیں نہ ہی نشانات نظر آتے ہیں اور انبیاء کا انکار کرنے والوں کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ نشانات دیکھ کر بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں نشان دکھاؤ۔ ان کے حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ بند کر دیتا ہے پھر وہ سچائی کو پا ہی نہیں سکتے اور بعض اوقات نبی کی تائید میں اللہ تعالیٰ انہیں ہی عبرت کا نشان بنا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین بھی ایسے تھے جن کو باوجود دیکھنے کے اپنی ڈھٹائی کی وجہ سے کوئی نشان نظر نہیں آتا تھا۔ مثلاً چاند اور سورج گرہن کا نشان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ نشان پورا نہیں ہوا تھا مولوی لوگ جو تھے وہ رو رو کر اس حدیث کو پڑھا کرتے تھے اور جب یہ نشان پورا ہوا اور نہ ایک دفعہ بلکہ دو مرتبہ پورا ہوا، پہلی مرتبہ اس ملک میں یعنی ہندوستان میں اور دوسری مرتبہ امریکہ میں تو یہی لوگ جو اس نشان کو مانگتے تھے اپنی بات سے پھِر گئے۔ جب یہ نشان پورا ہوا تو ایک مولوی غلام مرتضیٰ نام نے خسوف قمر کے وقت اپنی رانوں پر ہاتھ مار کر یعنی بڑے رنج اور غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب دنیا گمراہ ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خیال کرو کیا وہ خدا تعالیٰ سے بڑھ کر دنیا کا خیر خواہ تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں طاعون کا نشان بھی ہے۔ نہریں نکالے جانے کا نشان بھی ہے۔ قرآن کریم کی پیشگوئی ہے۔ نئی آبادیاں ہونے کے نشان بھی ہیں۔ پہاڑ چیرے جانے کے نشان بھی ہیں۔ کتابوں اور اخبارات کی اشاعت کے نشانات بھی ہیں نئی سواریاں ہیں۔ غرض بہت سے نشان ہیں جو آپ نے بیان فرمائے ہیں، جن کی خبر قرآن کریم میں بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ بجائے نشانات اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کو دیکھنے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چھوٹے چھوٹے مضحکہ خیز اعتراض کرتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ ان کی تو پگڑی ٹیڑھی ہے یہ مسیح موعود کس طرح ہو سکتے ہیں۔ آپ نے معجزے پر معجزہ دکھایا مگر بعض ایسے لوگ آئے جنہوں نے کہا کہ یہ تو ق صحیح طور پر نہیں بول سکتے یہ کہاں سے مسیح موعود ہو سکتے ہیں۔ آپ نے آیت پر آیت دکھائی مگر ایسے لوگ آئے جنہوں نے کہا انہوں نے بیوی کے لئے زیور بنائے ہیں یہ بادام روغن استعمال کرتے ہیں انہیں ہم کس طرح مان سکتے ہیں۔ کئی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آ کر کہتے کوئی نشان دکھائیں تو آپ فرماتے کیا پہلے نشانات سے تم نے کوئی فائدہ اٹھایا۔ جب پہلے ہزاروں نشانات سے تم نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا تو کسی اور سے کس طرح اٹھاؤ گے۔ تو ایسے لوگ ہمیشہ محروم ہی رہتے ہیں ان کی یہی قسمت ہے کہ محروم رہیں۔

ایک ایسا زبردست نشان جو ہر روز پورا ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ مجھے ایک دعا سکھاتا ہے یعنی بطور الہام فرماتے ہے کہ: **رب لاتزرنی فرداً وانت خیر الوارثین** یعنی مجھے اکیلا مت چھوڑ اور ایک جماعت بنا دے۔ دوسری جگہ فرمایا: **یأتیک من کل فج عمیق**۔ یعنی ہر طرف سے تیرے لئے وہ زر اور سامان جو مہمانوں کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ خود مہیا کرے گا۔ **یأتون من کل فج عمیق**۔ اور وہ ہر ایک راہ سے تیرے پاس آئیں گے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی آج تک بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے۔ آپ کی جماعت کا ہر روز بڑھنا، مالی قربانی میں لوگوں کا بڑھنا ایک زبردست دلیل ہے آپ کی صداقت کی، اور ایک نشان ہے، لیکن اسے ہی نظر آتا ہے یہ جس کی آنکھ بینا ہو۔ اندھوں کو نظر نہیں آتا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کے حوالے سے جو غلبہ احمدیت اور جماعتی ترقی کے بارے میں بیان کئے ہیں وہ بعض پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے متواتر بتایا کہ جماعت احمدیہ کو بھی ویسی ہی قربانیاں کرنی پڑیں گی جیسی پہلے انبیاء کی جماعتوں کو کرنی پڑیں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میں نظام الدین کے گھر میں داخل ہوا ہوں۔ نظام الدین کے معنی ہیں دین کا نظام اور اس رؤیا کا مطلب یہ ہے کہ آخر احمدیہ جماعت ایک دن نظام دین بن جائے گی اور دنیا کے اور تمام نظاموں پر غالب آ جائے گی انشاء اللہ۔ مگر یہ غلبہ کس طرح ہوگا اس کے متعلق رؤیا میں آپ فرماتے ہیں کہ ہم اس گھر میں کچھ حسنی طریقے سے داخل ہوں اور کچھ حسینی طریقے پر داخل ہوں گے۔ یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کامیابی حاصل کی وہ صلح سے کی اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کامیابی حاصل کی وہ شہادت سے حاصل کی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ نظام الدین کے مقام پر جماعت پہنچے گی تو سہی مگر کچھ صلح محبت اور پیار سے اور کچھ شہادتوں اور قربانیوں کے ذریعہ۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ بغیر صلح اور محبت اور پیار کے یہ سلسلہ ترقی کرے گا تو وہ بھی غلطی کرتا ہے اور اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ بغیر قربانیوں اور شہادتوں کے یہ سلسلہ ترقی کرے گا تو وہ بھی غلطی کرتا ہے۔ ہمیں کبھی صلح اور آشتی کی طرف جانا پڑے گا اور کبھی حسینی طریق اختیار کرنا پڑے گا جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے دشمن کے سامنے مرجانا ہے مگر اس کی بات نہیں ماننی اور ان دونوں باتوں کا نمونہ آج افراد جماعت دکھا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں جب کہ آپ کے ساتھ ایک بھی آدمی نہ تھا فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہاری جماعت اس قدر ترقی کرے گی کہ باقی اقوام دنیا کی اس طرح رہ جائیں گیں جس طرح آج کل پُرانی خانہ بدوش قومیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم جو روز اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نئے سے نئے نظارے دیکھتے ہیں انشاء اللہ وہ دن بھی ضرور آئے گا جب یہ نظارے بھی نظر آئیں گے کہ دوسرے لوگ دوسری قومیں بالکل معمولی حیثیت کی ہوں گی لیکن ہمیں اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں کے اندر بھی دین کی روح پھوکنے کی ضرورت ہے جس سے ہمیں اللہ تعالیٰ یہ نظارے دکھائے۔ جہاں تائیدات ہوں وہاں مخالفتیں بھی ہوتی ہیں اور ہمیشہ سے انبیا کی جماعتوں کے ساتھ اس طرح ہوتا ہے لیکن یہ مخالفتیں خوفزدہ نہیں کرتیں بلکہ ایمان کو مضبوط کرتی ہیں، ایمان میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ فرمایا چند دن ہوئے ربوہ میں تحریک جدید کے دفاتر اور ضیاء الاسلام پریس پر حکومت کے پولیس کے خاص ادارے نے ریڈ کی اور دو مربیان اور کچھ کارکنان کو پکڑ کر لے گئے۔ اس پر ربوہ سے بعض لوگوں نے مجھے خط لکھا جن میں عورتیں بھی شامل ہیں کہ ہم ان باتوں سے ڈرنے والے نہیں بلکہ ہمارے ایمان مضبوط ہیں اور ہمیشہ ہوتے ہیں یہ واقع دیکھ کر اور ہم ہر مشکل کا مقابلہ کریں گے اور قربانی دیں گے۔ حضور انور نے فرمایا یہی وہ روح ہے جو مؤمن میں ہونی چاہئے۔ یہی وہ باتیں ہیں جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں کو کرنی پڑیں گی اللہ تعالیٰ کے وعدے اور بیشمار تائیدات کے نظارے ہم دیکھتے ہیں یقیناً آخری فتح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہی ہے۔ مخالفتیں تو ہوتی ہیں اور ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ملک کو ان مولویوں سے بچائے جو حقیقی ٹیررسٹ ہیں جنہوں نے ملک میں فساد پھیلایا ہوا ہے اور کوئی بھی جان ان لوگوں سے محفوظ نہیں ہے۔ باقی جہاں تک قربانیاں ہیں وہ احمدی دیتے ہیں دیتے رہیں گے اور ان قربانیوں کو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ جلد پھل لگائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: الجیریا میں بھی حکومت کی طرف سے احمدیوں پر بڑا ظلم ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی محفوظ رکھے اور ان کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے۔ وہاں کی حکومت کو بھی عقل دے کہ وہ بھی ان احمدیوں کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں جو پُرامن اور قانون کے پابند ہیں الزام لگایا جاتا ہے کہ احمدی حکومت کے خلاف سازش کر رہے ہیں یا فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں حالانکہ دنیا میں کسی بھی جگہ کوئی بھی احمدی کبھی ملکی قانون سے لڑنے والا نہیں اور حکومت سے لڑنے والا نہیں بلکہ ہم تو امن پیار اور محبت پھیلانے والے ہیں ہاں اس کی خاطر قربانیاں بھی دینی پڑیں تو دیں گے انشاء اللہ۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رشتہ داروں کی طرف سے ہونے والی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ تیرے سوا اس خاندان کی نسلیں منقطع ہو جائیں گی مخالفتیں ہوئیں سب کچھ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تسلی دی اور فرمایا کہ نسل جو ہے تجھ سے ہی جاری ہوگی اور باقی سب منقطع ہو جائیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب اس خاندان میں سے وہی لوگ باقی ہیں جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور باقی سب کی نسلیں منقطع ہو گئیں۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا اس وقت اس خاندان میں ستر کے قریب مرد تھے لیکن اب سوائے ان کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی و روحانی اولاد ہیں ان ستر میں

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad